عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۷ | ۱۳ تا ۲۰/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اگست ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۳۱

قصوروار کون؟

اسلام کا معاشی نظام

علم اور اہلِ علم کا مقام

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

عشرت ادریس، کراچی

س:..... قضا نمازیں کس طرح ادا کی جائیں؟ کس وقت ادا کرنا مناسب ہے؟

ج:..... اندازہ کرلیا جائے کہ کتنا دنوں، مہینوں یا سالوں کی نمازیں واجب الادا ہیں، اتنا عرصہ تک ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز پڑھ لی جائے۔ اگر نمازوں کے اوقات، دن مہینہ معلوم ہوں تو یہ کہا جائے کہ فلاں وقت دن اور مہینہ کی نماز اور اگر یہ یاد نہ ہو تو ہر نماز کے ساتھ صرف اول کہہ دیا جائے مثلاً فجر اول، ظہر اول، عصر اول، مغرب اور عشاء اول۔ تین طلوع، غروب اور اس وقت جب سورج سر پر ہو نماز نہ پڑھی جائے باقی ہر وقت قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔

س:..... سجدۂ سہو ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج:..... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں، عبدہ ورسولہ تک تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائیں اور پھر پورا تشہد درود شریف اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔

وضو میں شک کا علاج

عرفان احمد، برطانیہ

س:..... مجھے وضو کے معاملے میں زیادہ شک کی بیماری ہے، وضو کرتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ دوران وضو ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ شک اتنا تنگ کرتا ہے کہ وضو کرنے میں ایک یا دو گھنٹے لگ جاتے ہیں، اگر ایسی صورت میں ایک مرتبہ وضو کرلوں چاہے اس کے دوران وضو ٹوٹنے کا اندیشہ کیوں نہ ہو اور نماز پڑھ لوں پھر اگلی نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرلوں تو کیا یہ طریقہ درست ہے؟

ج:..... جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا پختہ یقین نہ ہو کہ آپ اس پر قسم کھاسکیں، تو آپ سمجھیں کہ آپ کا وضو نہیں ٹوٹا، خواہ مخواہ شک نہ کیا کریں، آپ چونکہ نماز پڑھتے ہیں اور شیطان کو آپ کا نماز پڑھنا گوارا نہیں اس لئے شیطان آپ کو یہ تو کہنے سے رہا کہ نماز نہ پڑھا کریں، اس لئے اس نے آپ کو شک میں مبتلا کردیا تاکہ نہ وضو ہوگا اور نہ نماز پڑھے گا، اس لئے ایک بار سنت کے مطابق وضو کرلیا کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

ایک غسل سے کئی بار ہمبستری

عدنان احمد، کراچی

س:..... اگر میاں بیوی کا تعلق ایک بار قائم ہوجائے تو کیا ناپاکی کی حالت میں دوبارہ تعلق قائم ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج:..... جی ہاں جائز ہے، مگر سنت یہ ہے کہ دوبارہ بلکہ جتنا بار چاہیں تعلق قائم کرنے سے پہلے استنجا کرلیا جائے۔

ناپاکی کے دنوں میں ذکر اذکار کی اجازت ہے

فرحانہ علامہ، امریکا

س:..... سال کے مخصوص اسلامی دنوں مثلاً رمضان المبارک، شب معراج، شب برأت اور شب قدر کی راتوں میں جب عورت کا پیریڈ چل رہا ہو تو وہ کیسے ان دنوں میں عبادت کرے؟

ج:..... خواتین ناپاکی کے دنوں میں نماز اور قرآن نہیں پڑھ سکتیں اس کے علاوہ دوسرے اذکار، استغفار، اور درود شریف وغیرہ پڑھ سکتی ہیں، اس طرح وہ دعائیں بھی کرسکتی ہیں، اس لئے اگر ایسی صورت حال پیش آجائے تو خواتین اس طرح اپنی ان مقدس راتوں اور دنوں کو قیمتی بناسکتی ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۷ ۱۳ تا ۲۰/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اگست ۲۰۰۸ء شمارہ: ۳۱

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

۲۳ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۵	مولانا اللہ وسایا
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے	۸	مولانا سید واضح رشید حسنی
اسلام کا معاشی نظام	۱۱	مولانا سید زوار حسین شاہؒ
علم اور اہل علم کا مقام	۱۴	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
قصوروار کون؟	۱۷	جناب ابوفراز
قادیانیوں کی تعداد	۲۰	محمد متین خالد
محمد کامران کا سانحہ ارتحال	۲۱	مولانا عبدالعزیز لاشاری
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

پینے کے آداب واحکام

پانی تین سانس میں پینا چاہئے

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم پانی پینے لگو تو اُونٹ کی طرح یک بارگی نہ پیا کرو، بلکہ دو تین سانس میں پیا کرو اور جب پانی پینے لگو تو اللہ کا نام لیا کرو (یعنی بسم اللہ شریف پڑھا کرو) اور جب پی چکو تو الحمدللہ کہو۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۱)

اس حدیث شریف میں پینے کے تین آداب ذکر فرمائے ہیں، ایک یہ کہ کم از کم دو تین سانس کے ساتھ پانی پینا چاہئے، اس کی وجہ اُوپر گزر چکی ہے کہ آہستہ آہستہ پانی پینا ہضم میں مفید ہے اور یک بارگی اُنڈیل لینا اس سے بعض دفعہ پانی کی گرہ پڑ جاتی ہے، معدہ میں ثقل پیدا ہوجاتا ہے اور آدمی شدید تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے، دُوسرے یہ کہ اس طرح پانی پینا بے صبری اور بے قراری کی علامت ہے، اس لئے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اُونٹ کی طرح یک بارگی نہ اُنڈیل لیا کرو، بلکہ دو تین سانس کا وقفہ درمیان میں کیا کرو۔

دُوسرا اَدب یہ معلوم ہوا کہ پانی بسم اللہ سے شروع کرنا چاہئے، اور تیسرا ادب یہ کہ ختم کے بعد "الحمد للہ" کہنا چاہئے، یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آدمی کو احساس ہو کہ پانی اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

دراصل ہوا اور پانی اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمتیں ہیں، اگر ہوا نہ ہوتی تو ایک سانس لینا بھی محال تھا، اور اگر پانی نہ ہوتا تو کوئی جاندار زندہ نہ بچتا۔ اس لئے قرآن کریم میں ان دونوں نعمتوں کو بار بار ذکر فرمایا ہے، کیونکہ تمام نعمتوں کی اصل انسان کی زندگی ہے اور یہ دو چیزیں (یعنی پانی اور ہوا) مدارِ زندگی ہیں، اس لئے اس حدیث میں فرمایا کہ پانی پینا شروع کرو تو بسم اللہ کہو، اور جب فارغ ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو۔

میں نے حضرت اقدس مولانا سیّد محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ سے سنا ہے کہ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ پانی پیتے تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ، وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی رحمت سے پانی کو شیریں اور پیاس بجھانے والا بنایا، اور ہمارے گناہوں کی نحوست سے اس کو کڑوا اور شور نہیں بنایا۔"

ہمارے شیخ نوراللہ مرقدہٗ "فضائلِ صدقات" میں لکھتے ہیں کہ: ابنِ سماک رحمہ اللہ ایک بادشاہ کے پاس گئے، پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھا، بادشاہ نے کہا کہ: مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے! فرمانے لگے کہ: پانی کا یہ گلاس جو آپ کے ہاتھ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوجائے کہ یہ گلاس سلطنت کے بدلے میں مل سکتا ہے، ورنہ پیاسے رہو، تو کیا آپ سلطنت دے کر پانی لینے پر تیار ہوں گے؟ بادشاہ نے کہا: ضرور! فرمایا: اس چیز کی کیا رغبت کی جائے جس کی قیمت ایک گلاس پانی ہے...!

دو سانس سے پانی پینا

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو سانس سے پانی پیا کرتے تھے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۱)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دو سانس میں پانی پینے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ درمیان میں دو مرتبہ سانس لیتے تھے، اور جب پانی میں دو مرتبہ سانس لیا جائے تو پانی کے تین حصے ہوں گے، تو گویا پانی تین سانس سے پیتے تھے۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ پانی میں ایک دفعہ پی کر سانس لیا اور دُوسری مرتبہ پی کر دُوسری مرتبہ سانس لیا۔ بظاہر پہلا مطلب راجح ہے۔

پانی میں سانس لینے کی ممانعت

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے، ایک شخص نے کہا کہ: پانی میں کوئی تنکا نظر آتا ہے، فرمایا: اتنا پانی گرادو! اس شخص نے عرض کیا: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا (یعنی میری پیاس نہیں بجھتی)، فرمایا: پیالے کو ایک دفعہ منہ سے جدا کرکے دوبارہ پیو۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۱)

پانی میں پھونک مارنا مکروہ ہے، اس لئے کہ پھونک مارنے سے بعض دفعہ منہ کا لعاب پانی میں گر جاتا ہے جس سے دیکھنے والوں کو کراہت ہوتی ہے۔ اور دُوسرے جملے میں یہ ادب بتایا ہے کہ جس شخص کو ایک دفعہ پینے سے سیرابی نہ ہو وہ تھوڑا تھوڑا کرکے پانی پیئے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ برتن میں سانس لیا جائے، اور منع فرمایا ہے کہ پانی میں پھونک ماری جائے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۱)

اداریہ

مولانا اللہ وسایا

۲۳ ویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے تیئسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم (برطانیہ) ۲۰/ جولائی ۲۰۰۸ء کو اتوار کے دن سینٹرل جامع مسجد ۱۸۰ بلگریو روڈ برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ اس کی تیاری کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے اشتہارات پہلے ارسال کردیئے گئے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے مبلغ مولانا محمود الحسن نے ڈاک کے ذریعہ برطانیہ کے طول وعرض کی اہم مساجد ومراکز میں انہیں پہنچادیا۔

۱۴/ جون ۲۰۰۸ء کو مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب پاکستان سے تشریف لائے۔ مولانا محمود الحسن کو برمنگھم روانہ کیا کہ وہ ۱۸ جولائی کے خطبہ جمعہ کے لئے مساجد کمیٹیوں اور ائمہ مساجد سے بات کرلیں تاکہ کانفرنس کے مدعوئین شہر کی جامع مساجد میں خطبہ کے ذریعہ اپنی آواز برمنگھم کے اسلامیان تک پہنچاسکیں اور کانفرنس میں شرکت کے لئے ان کو دعوت دی جاسکے۔

۲۲/ جون کو فقیر راقم الحروف سعودیہ سے لندن پہنچا۔ ۲۴/ جون کو برطانیہ کے طول وعرض کا دورہ کرنے کے لئے مولانا محمد نگین، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمود الحسن اور راقم پر مشتمل چار رکنی وفد نے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ پہلی میٹنگ رادھرم میں برطانیہ کے بزرگ رہنما اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے محسن حضرت مولانا مفتی محمد اسلم صاحب سے ہوئی۔ مولانا صاحبزادہ محمد انور اور ان کے صاحبزادہ محمد سفیان بھی ملاقات کے لئے شیفیلڈ سے تشریف لائے۔ سفر کی ترتیب اور کام کا نقشہ

تیار، وار دات کو قیام ، بریڈ فورڈ میں ہوا۔

مدنی مسجد بریڈفورڈ کے خطیب اور برطانیہ کے معروف عالم دین مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ ۲۵/ جون سے مختلف شہروں میں دورہ، ملاقاتیں، دعوتی مہم اور اعلانات و بیانات کا سلسلہ شروع ہوا، پہلے روز ڈیوز بری، باٹلے کے علماء کرام مولانا عبدالروف خطیب مرکزی جامع مسجد، مولانا یوسف ماما، مولانا محمد یعقوب، مولانا عبدالرشید سے ملاقاتیں، تقسیم اشتہار اور اعلانات ہوئے، اسی روز بعد از مغرب راچڈیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی جامع مسجد میں بیان ہوا، مولانا حافظ عبدالمالک، مولانا محمد اکرام، مولانا حضرت علی سے ملاقاتوں اور دعوت دینے کا کام مکمل کیا۔ اگلے روز اولڈہم کی مساجد میں اعلان و بیان، ڈیوز بری میں استاذ الحدیث مولانا محمد بلال مظاہری سے ملاقات ہوئی۔ دارالعلوم ہولکمب بری کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف متالا سے ملاقات و دعائیں لینے کے لئے وفد حاضر ہوا۔

اگلے روز جمعہ کو بریڈفورڈ کی مختلف مساجد میں جمعہ کے خطابات ہوئے۔ بلال مسجد، عمر مسجد وڈ اسٹریٹ اور مدنی مسجد میں ہزارہا لوگوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے روشناس کرایا گیا، فالحمدللہ۔ اسی روز ہڈرنگفن اور بلیک برن کی مختلف مساجد میں عصر، مغرب وعشاء پر بیانات واعلانات کا فریضہ سرانجام دیا۔

۲۸/ جون بروز ہفتہ کو ہیڈرسفیلڈ کا ظہر سے قبل سفر ہوا، قاری محمد عثمان جالندھری ایڈووکیٹ، مولانا جمیل احمد بندھانی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہیڈرسفیلڈ سے قافلہ کی تشکیل کا وعدہ فرمایا۔

۲۸/ جون بعد از ظہر مدنی مسجد میں جلسہ عام ہوا، عصر پر مسجد نورالاسلام میں بیان ہوا، مولانا اشرف علی بنگالی سے ملاقات ہوئی۔

۲۹/ جون کو بعد از ظہر مسجد ابوبکر میں جلسہ عام ہوا، قباء مسجد میں اعلان و بیان ہوا۔

۳۰/ جون کو حافظ محمد نگین چھٹیاں ختم ہونے کے باعث واپس تشریف لے گئے، ہمارے سہ رکنی وفد کو محترم محمد ارشد صاحب نے برنلے پہنچایا، جناب عزت خان، مولانا سید اسد میاں، مولانا عزیز الحق کے ذریعہ برنلے کی تمام مساجد میں اعلان و بیان ہوئے۔

برنلے، چارلی، پرسٹن، بولٹن میں جناب عزت خان، مولانا سید اسد میاں، جناب احمد واعظ کے ذریعہ اعلان و بیان ہوئے۔ یہاں تین روز قیام رہا۔ جمعرات کو سلطین کے لئے روانہ ہوئے، اسی روز مولانا محمد نگین صاحب کارڈیف سونزی کا سفر ہوا۔

۴/ جولائی کو چار مساجد میں وفد کے ارکان نے خطبہ جمعہ دیا۔ مولانا قاری غلام نبی، قاری مولانا عبدالرزاق رحیمی، مولانا مفتی ممتاز صاحب نے بھرپور تعاون ومیزبانی کی۔

اسی روز کو سلطین واپسی ہوئی، اگلے روز ۵/ جولائی سکنتھوپ، ڈنکاسٹر میں اعلان و بیانات ہوئے۔

۶/ جولائی شیفیلڈ کی تمام مساجد میں اعلان و بیانات ہوئے، شام کو اسلامک سینٹر برنلے واپسی ہوئی۔

۷/ جولائی کو مانچسٹر اور ۸/ جولائی کو اسکاٹ لینڈ کا سفر ہوا۔

۹، ۱۰/ جولائی ایڈنبرا باتھ گیٹ میں حاضری ہوئی۔

۱۱/ جولائی کو سٹرلنگ میں مولانا محمود الحسن اور اوول میں صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، فقیر راقم، صاحبزادہ سعید احمد صاحب حاضر ہوئے اور خطبات جمعہ ہوئے۔

۱۲/ جولائی کو گلاسگو کی مرکزی جامع مسجد میں شام سات بجے سے رات گیارہ بجے تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا حبیب الرحمٰن، جناب صابر، حاجی محمد صادق نے بھرپور طریقہ پر کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مثالی کردار ادا کیا۔

۱۳/ جولائی کو مانچسٹر میں علامہ خالد محمود صاحب کی زیر صدارت مولانا مفتی فیض الرحمٰن کی زیر قیادت سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اسی روز شام کو صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، فقیر راقم برمنگھم پہنچے۔

مولانا محمود الحسن مانچسٹر اور ہیڈرسفیلڈ اعلان و بیان ترتیب قافلہ کے لئے رک گئے۔ برمنگھم کی مساجد، کونٹری، وال سال، ڈارلسٹن، ولورہمٹن، گلاسگو، ڈربی، رگبی، نتیفن، لیسٹر میں اعلان و بیان کے لئے علیحدہ علیحدہ وفود نے دورہ کیا۔ ایک وفد میں فقیر راقم، مولانا محمود الحسن، مولانا خورشید، حاجی معصوم خان اور دوسرے وفد

میں مولانا محمد تمکین، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، مولانا خلیل الرحمٰن شامل تھے۔ اسی ہفتہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی خالد محمود، مولانا سعید احمد جلال پوری، محمد وسیم غزالی، قاری عبدالملک، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، قاری محمد ایوب تشریف لائے۔ مولانا مفتی سہیل احمد نے لندن میں ان حضرات کا استقبال کیا اور پروگرام ترتیب دیئے۔ چنانچہ لندن، سلاؤ، باؤتھ ہمٹن وغیرہ میں ان حضرات کے بیان ہوئے۔

۱۷/ جولائی جمعرات شام تمام مہمان حضرات برمنگھم تشریف لائے، اسی اثنا میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے ناظم واستاذ مولانا فضل الرحیم، الحاج عتیق انور بھی تشریف لائے۔

۱۸/ جولائی جمعہ کو سینٹرل مسجد میں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، جامع مسجد حمزہ میں مولانا فضل الرحیم، جامع مسجد نقیب الاسلام میں فقیر راقم، جامع مسجد برمنگھم المعروف صدام مسجد میں مولانا سعید احمد جلال پوری، جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں مولانا مفتی خالد محمود، جامع مسجد قبا میں مولانا محمود الحسن، جامع مسجد عثمان میں مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، جامع مسجد عمر میں مولانا محمد تمکین نے خطبہ جمعہ سے قبل خطابات کئے، اسی روز جناب حاجی محمد معصوم اور حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نے تمام بیرونی شہری علماء کو استقبالیہ دیا۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت .. کاتہم کی سربراہی میں مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد تمکین، مفتی خالد محمود، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے ۲۳ ویں سالانہ کانفرنس کے مقررین کی فہرست کو آخری شکل دی۔ صاحبزادہ رشید احمد صاحب بھی پاکستان سے تشریف لائے۔

۱۹/ جولائی کو حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا صومالی حضرات کی مسجد میں عربی میں خطاب ہوا۔ عصر سے مغرب تک جامع مسجد حمزہ میں ختم نبوت کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مولانا محمد تمکین اسٹیج سیکریٹری تھے۔ صاحبزادہ عزیز احمد مہمان خصوصی، مولانا محمود الحسن، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، فقیر راقم کے بیانات ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی دعا پر اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

۲۰/ جولائی کو تقریباً دس بجے ۲۳ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا، دونوں اجلاسوں کی صدارت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی، پہلے اجلاس کے مہمان خصوصی مولانا محمد ایوب سورتی، مولانا شیخ احمد شیخ الحدیث ہاٹھ ہزاری چٹاگانگ بنگلہ دیش تھے، دوسرے اجلاس کے مہمان خصوصی مولانا فضل الرحیم تھے، دونوں اجلاسوں میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے انجام دیئے۔

اجلاس اول: دس بجے دن تا نماز ظہر۔

صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے کی۔ مہمان خصوصی: مولانا محمد ایوب سورتی، باٹلے اور شیخ الحدیث مولانا احمد شفیع، بنگلہ دیش۔ تلاوت: قاری قمر الزمان برمنگھم۔ قاری عبدالملک استاذ دارالعلوم کراچی۔ نعت: قاری عبدالماجد، گلاسگو۔ بیان: مولانا محمود الحسن مبلغ مجلس برطانیہ۔ نعت: ڈاکٹر شاہد محمود، لاہور۔ بیان: مولانا مفتی سہیل احمد، لندن۔ مولانا محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر۔ ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مانچسٹر۔

اجلاس دوم: ۲ بجے تا ساڑھے چھ بجے شام۔

صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر۔ مہمان خصوصی: مولانا فضل الرحیم، لاہور۔ نعت: طاہر بلال چشتی۔ بیان: مولانا اشرف علی، بریڈفورڈ۔ انگلش: مولانا محمد ممتاز، لندن۔ انگلش: طٰہٰ قریشی، لندن۔ بیان اردو: مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، کراچی۔ مولانا نورالاسلام، ڈھاکہ۔ نعت: سید سلمان گیلانی۔ بیان: مولانا محمد ابراہیم، بریڈفورڈ۔ مولانا فضل الرحیم، جامعہ اشرفیہ لاہور۔ مولانا سعید احمد جلال پوری، کراچی۔ قراردادیں: مفتی خالد محمود، کراچی بیان: راقم الحروف۔ بیان ودعا: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، کراچی۔

الحمدللہ! اس سال کانفرنس میں بھرپور حاضری تھی، مجمع نے جم کر بیانات سنے اور بیانات بھی مجموعی طور پر موضوع کی مناسبت سے عمدہ تھے، موسم بھی بہت ہی مناسب تھا اور نظام بھی عمدہ تھا۔ الغرض امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی، رب کریم اس عظیم الشان کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے

مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی

یورپ نے صلیبی جنگوں میں ناکامی کے بعد عالم اسلام سے فکری و دینی جنگ کا منصوبہ تیار کیا' ایک ایسے عہد میں عالم اسلام کو اس جنگ سے سابقہ پڑا جس میں عالم اسلام علمی میدان میں کمزور تھا اس کا اثر یہ پڑا کہ اس کمی کو دور کرنے کے لئے بعض مسلم حکمرانوں نے یورپ سے علمی استفادہ شروع کردیا' مختصر مدت میں عالم اسلام میں یورپین ممالک کے قائم کئے ہوئے مدارس پھیل گئے' دوسری طرف مستشرقین اور دوسرے یورپین مصنفین نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ اسلام سے متعلق ایسی کتابیں شائع کیں جو اسلام کے بارے میں ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتی تھیں' ایک طرف عیسائی مشنریوں کے اسکولوں کا جال مسلم ممالک میں بچھادیا گیا جنہوں نے تعلیم و تربیت کے ذریعہ مسلمان طلبہ کے ذہنوں کو متاثر کیا' دوسری طرف مستشرقین کی کتابوں نے اہل علم کے ذہنوں کو متاثر کیا' اس علمی و فکری یلغار سے وہ نوجوان زیادہ متاثر ہوئے جو یورپ میں تعلیم کے لئے بھیجے گئے ان میں ترکی' مصر و شام کے طلبہ کی تعداد زیادہ تھی' یورپ کے اہل قلم کی کتابوں کا بنیادی موضوع اس بات کو ثابت کرنا تھا کہ اسلام جبر و تشدد کا مذہب ہے اور وہ تلوار کے زور سے پھیلا اور تمام ادیان کا وہ مخالف ہے اور ہر غیر اسلامی عنصر کو مٹا دینے کا داعی ہے' اسی کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتا اور تاریخ اسلام سے ایسے واقعات کو نمایاں کرتا تھا' جس سے اسلام کی شبیہ بگڑتی ہے۔ یہ تحریک اب تک جاری ہے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکائی جارہی ہے، قرآن و حدیث کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جارہے ہیں اور یہ کہا جارہا ہے کہ اسلام اس تغیر پذیر زمانہ اور آج کی ترقی یافتہ دنیا کا ساتھ دینے سے قاصر ہے اور یہ بات پورے زور و شور اور شدت سے کہی جارہی ہے کہ اس دور میں مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب بھی اسلامی کٹرپن ہے' ان مصنفین کی کتابیں انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں خصوصیت کے ساتھ عام ہوچکی ہیں' عصری تعلیم یافتہ طبقہ کے اہل علم جن کی نشو و نما مغربی درسگاہوں میں ہوئی اور وہ بڑی حد تک انہیں کے خوشہ چیں ہیں ان کے اندر ان کتابوں کا بڑا گہرا اثر پایا جاتا ہے' اس لئے کہ وہ عربی فارسی زبانوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسلامی فکر کی حقیقت سے ناواقف تھے' اسی طبقہ سے وہ افراد تعلق رکھتے ہیں جو اسلامی ملکوں میں سیاسی و فکری قیادت کے مالک ہیں وہ یورپ کے تجربات اور مغربی مصنفین کے افکار و نظریات کی روشنی ہی میں اپنے ملک کی پالیسی طے کرتے ہیں اور ملک کو انہیں خطوط پر چلانا چاہتے ہیں جن پر یورپ میں عمل ہوا ہے' بہت سے مغربی مفکرین نے اس طرف اشارہ بھی کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ تعلیم و تربیت کے علمبرداروں نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ صلیبی جنگوں سے حاصل نہیں ہوئی' چنانچہ ایک عیسائی مبلغ خاتون انا ملیگان لکھتی ہے کہ قصر اسلام تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اسکول سے شارٹ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے' تعلیم سب سے بڑی طاقت ہے جو نوخیز بچوں کو عیسائیت کی گود میں ڈال سکتی ہے جو عنقریب اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ ہیملٹن گب کہتے ہیں کہ اسکول طلبہ کے اخلاق و کردار کو ایک خاص سانچے میں ڈھالتے ہیں' ان کے افکار و خیالات اور ذوق کی تشکیل کرتے ہیں انہیں یورپین زبانوں سے آشنا اور ان کے اندر اتنی صلاحیت پیدا کردیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں مغربی افکار سے براہ راست استفادہ کرسکیں اور ان کے اثر انگیز عوامل سے متاثر ہوتے ہیں جو ایام طفولیت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ انہی دانشگاہوں کے راستے سے ہماری تعلیمی' ثقافتی سرگرمیوں کو یہ موقع ملا کہ وہ مسلمانوں کے اندر غیر شعوری طور پر ایسے نقوش چھوڑ سکیں جن سے کم از کم ان کی ظاہری زندگی دین بن کر نہ رہ جائے' ڈاکٹر زویمر کہتے ہیں تقریباً اٹھارہ سو بیاسی عیسوی (۱۸۸۲ء) سے سامراجی پالیسی نے جب مسلم ملکوں میں رائج نصاب تعلیم کو ختم کیا اور ان سے قرآن اور اسلامی تاریخ کو خارج کردیا تو ایک ایسی نسل وجود میں آئی جو پریشاں خاطری کا شکار اور اغراض و مقاصد کی حامل بنی جو نہ تو اپنے عقیدے پر

ایمان رکھتی ہے نہ کسی حق کو مانتی ہے نہ دین کی عزت واحترام کی قائل ہے اور نہ ہی وطن کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے۔ واٹسن کا کہنا ہے کہ جب ہم مدارس اسلامیہ میں تعلیم قرآن کا جائزہ لیتے ہیں تو ان مدارس سے ہمیں بڑا خطرہ محسوس ہونے لگتا ہے' اس لئے کہ قرآن اور اسلامی تاریخ یہی دو عظیم خطرے ہیں جن سے ہمیں خوف ہے' فرانس' برطانیہ' ہالینڈ اور دوسرے سامراجی ملکوں نے اپنے نوآبادیاتی مسلم ملکوں میں اسی پالیسی کو اختیار کیا چنانچہ فرانس کے قبضہ کے دوران الجزائر کے بعض اہل علم نے بتایا کہ یہاں دینی علوم کی تعلیم وتعلم کی اجازت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ استاد کسی آیت جہاد کی تفسیر یا جہاد کے معانی ومطالب کی توضیح نہ کرے' فقہی کتابوں سے ابواب جہاد کو نکال دیا گیا' جہاد کے خلاف مغربی دانشوروں کا پروپیگنڈا جب عام ہوگیا تو مسلمان دانشور بھی جہاد کے نام سے نفرت اور وحشت محسوس کرنے لگے' اسلام کے تعلق سے اہل مغرب بڑی غلط فہمی اور خام خیالی کا شکار رہے ہیں۔

ان کو یہ نہیں معلوم کہ اسلام ایک زندہ جاوید مذہب ہے' قرآن ایک آسمانی کتاب ہے اور اسلامی تعلیمات فطرت انسانی سے مکمل ہم آہنگ اور مطابق ہیں اس میں دشمنوں اور متنفر لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی صلاحیت ہے وہ آزمائشوں اور سخت حالات میں بڑھتا ہے اور پروان چڑھتا ہے' جو اس کی روشن تعلیمات اور اس پر کاربند مسلمانوں کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے' اس کا ذہن بدل جاتا ہے جیسا کہ اس عہد میں تجربہ کیا جارہا ہے اگر کبھی کوئی نسلی اور موروثی مسلمان اپنے دین سے منحرف ہوتا ہے تو اعدائے اسلام کی صفوں میں سے کوئی اسلام دشمن اسلام کا گرویدہ اور فریفتہ ہوجاتا ہے' ایک طرف ارتداد کا مسئلہ درپیش ہے تو دوسری طرف اسلام کی طرف رجوع کا عمل جاری ہے اسی طرح اگر ایک علمی تحریک اسلام کی غلط تصویر کشی کی کوشش کرتی ہے تو دوسری علمی تحریک وجود میں آتی ہے اور اسلام کا دفاع کرتی ہے' اس طرح مرور زمانہ کے ساتھ اسلام کی مقبولیت میں اضافہ ہی دکھائی دیتا ہے اسی عہد میں یورپ کے متعدد اہل علم اور صاحب فکر حضرات حلقہ بگوش اسلام ہوئے جرمنی کے مراد ہوفمین' فرانس کے رجاء جارودی اور متعدد اہل دانش اور اہل سیاست اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کے داعی بن گئے اور اس کا سلسلہ جاری ہے' ان میں سے بعض تو اسلام کے مطالعہ سے اور کچھ مسلمانوں کے ساتھ بودوباش اختیار کرنے کی

> اسلام ایک زندہ جاوید مذہب ہے اور اسلامی تعلیمات فطرت انسانی سے مکمل ہم آہنگ ہیں' جو اس کی روشن تعلیمات پر کاربند مسلمانوں کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے' اس کا ذہن بدل جاتا ہے

وجہ سے اور ان کے طرز زندگی کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یورپ کے اہل علم اور صحافیوں نے اسلام کی صحیح تصویر کشی نہیں کی ہے بلکہ اسلام کی تصویر مسخ کرکے پیش کی ہے' ان کے اعتراضات بتاتے ہیں کہ یورپ میں جہاں مسلم عورت کو مظلوم ومجبور محض تصور کیا جاتا ہے' عورت کتنی مجبور ومظلوم ہے جبر واکراہ کے بارے میں وہ خود یورپ و امریکا کی موجودہ جبر واکراہ کی کارروائیاں دیکھ رہے ہیں' ان کارروائیوں سے بھی بہت سے لوگوں کے رجحانات میں تبدیلی آئی ہے بعض لوگ اسلام کے عقیدہ توحید اور طریقہ عبادات اور اسلامی طرز زندگی سے متاثر ہورہے ہیں مغربی میڈیا اور عیسائی مشنریاں بھی اس رجحان کو تسلیم کررہی ہیں اور اس کا اقرار کررہی ہیں جو لوگ اسلام قبول کررہے ہیں ان میں سے ایک تعداد ایسے افراد کی ہے جن کا تعلق عیسائی مبلغین سے ہے' جنہوں نے اسلام کا مطالعہ اسلام کی مخالفت کرنے کے لئے کیا ان کو اسلام نے اپنا گرویدہ بنالیا اب وہ اسلام کا دفاع کررہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اسلام اس عہد کے سارے مسائل کا حل ہے' اس کے اندر زمانے کا ساتھ دینے کی بھرپور صلاحیت پائی جاتی ہے۔ وہ مغربی حکام کی سیاست اور مغربی کلچر پر تنقید اور اس کے عیوب کو واکررہے ہیں' تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اسلام اور مسلمان کے خلاف نفرت انگیز حملوں کے بعد اس رجحان میں مزید اضافہ ہورہا ہے' یورپ اور امریکا میں اسلام کی طرف مائل ہونے والوں کی تعداد کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا یہ نومسلم' پشتینی مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ باحمیت اور دینی غیرت سے لبریز اور جذبہ عمل سے سرشار ہوتے ہیں۔

ایک نیا طبقہ پیدا ہوچکا ہے جو اسلام کا علمبردار ہے، اللہ نے اس کو اسلام سے نوازا ہے اور خود یورپ میں یورپین نسل میں اسلام کے داعی پیدا ہورہے ہیں۔ جنہوں نے دعوت اسلام کی ذمہ داری سنبھال لی ہے' اسلام لانے کی اس لہر میں اہل سیاست، اہل فکر، اہل فن اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں' اسی یورپ سے جہاں اسلام کے خلاف لٹریچر شائع ہوتا رہا ہے' اب اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہورہا ہے' اگر ایک طرف یورپ اور امریکا دینی حلقوں میں اسلام کا کام کرنے والوں اور دینی تعلیم پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کررہا ہے اور مدارس کے نصاب میں تبدیلیاں کی جارہی ہیں اور ان کو اسلامی بیداری کا سبب سمجھا جارہا

ہے تو دوسری طرف عصری درسگاہوں' جامعات اور خالص مغربی ماحول سے اسلام کے داعی نکل رہے ہیں جو نہ صرف مغربی تہذیب وثقافت سے آشنا ہیں بلکہ اس کو عملاً پرکھ کر دیکھ چکے ہیں اور اس تہذیب کی برائیوں سے بخوبی واقف ہوچکے ہیں کہ کیمونزم کے جبروتشدد، سامراج کے ظلم وبربریت، امریکا کی آمریت اور جنگ عظیم کی تباہ کاریوں سے واقف ہیں اور کمزور عرب ملکوں کے ساتھ اپنے ظالم وجابر حکمرانوں کے ظالمانہ رویہ سے بخوبی واقف ہیں۔

تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ بعض مسلم نوجوان جو اسلامی ملکوں میں رہ کر دینی جذبہ سے محروم تھے ان میں اسلامی جوش نہیں پایا جاتا تھا' جب وہ حصول تعلیم یا دوسرے مقاصد کے لئے امریکا اور یورپ گئے تو وہاں سے بڑے پُرجوش دین کے داعی بن گئے اور جذبہ قربانی سے سرشار ہوکر لوٹے' ان کے اندر دینی ذمہ داری کا پورا پورا احساس بیدار ہوگیا وہ عصری تعلیم سے آراستہ دعوت وتبلیغ کے اسلوب سے واقف اور جدید ذرائع ابلاغ کے ماہر ہیں اور یہ سارے ذرائع اسلام کے حق میں استعمال کررہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ اسلام کا آفتاب اب مغرب سے طلوع ہورہا ہے اور اسلام کے داعی ان درسگاہوں اور تخریب کاری کے اڈوں سے پیدا ہورہے ہیں جن کا نصب العین اسلام کی تصویر کو مسخ کرنا تھا۔

"پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے"

اس کا اندازہ دعوت اسلام کے مراکز کو دیکھ کر ہوتا ہے کہ ان مراکز کا انتظام وانصرام کرنے والے اور چلانے والے جدید تعلیم یافتہ طبقہ سے ہی تعلق رکھتے ہیں' ان میں اکثر ڈاکٹرز' انجینئرز' وکلا' اقتصادیات کے ماہر دانشور اور قانون داں حضرات ہیں' جن کو اسلام کی مقناطیسیت نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ ان حضرات کی زندگی میں اسلامی تعلیمات کے اثرات نسلی مسلمانوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ پائے جاتے ہیں' اور یہی وجہ ہے کہ آج یورپ کی بے چینی و اضطراب اور اسلام سے اس کا خوف وہراس بڑھتا جارہا ہے' اس لئے کہ پہلے اسلام کے داعی صرف مدارس ومکاتب دینیہ میں تیار ہوتے تھے جو جدید مسائل اور ذرائع ابلاغ کے استعمال سے ناواقف ہوتے تھے لیکن آج خود یورپ میں اسلام کے داعی تیار ہورہے ہیں جو مغرب کی تہذیب وثقافت سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فرانس نے اپنے

> اسلام کا آفتاب اب مغرب سے طلوع ہورہا ہے اور اسلام کے داعی ان درسگاہوں اور تخریب کاری کے اڈوں سے پیدا ہورہے ہیں جن کا نصب العین اسلام کی تصویر کو مسخ کرنا تھا

دور حکومت میں مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے ساری قوت صرف کردی عربی زبان کو جلاوطن کیا، جہاد کو ممنوع قرار دیا' ایسی کتابوں کو پڑھنے پڑھانے پر پابندی لگائی جو اسلامی جذبات کو فروغ دیتی ہیں۔ مظالم کے پہاڑ توڑے غرضیکہ ہر حربہ کو آزمایا لیکن نتیجہ کیا ہوا لاکھوں سرفروشوں نے فرانسیسی فوجوں کو وہاں سے بے دخل کرنے کے لئے جام شہادت نوش کرلیا' جنگ آزادی میں لاکھوں شہدا نے موت کو گلے لگالیا اور بالآخر فرانس کو اس سرزمین سے مجبوراً نکلنا پڑا' یہی حال روس کا ہوا' اس نے افغانستان کو تاراج کردیا' وہاں کے نظام تعلیم وتربیت کو تبدیل کیا' الحاد کو رائج کیا اعلیٰ قدروں کو پامال کیا اور اقتصادی طور پر اس کی کمر توڑ دی' لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ اسی افغانستان سے آزادی وطن کی خاطر لاکھوں جیالوں نے جان جان آفریں کے سپرد کردی اور روس کی طاقت توڑ کر رکھ دی' ایک وقت تھا کہ روس کا رعب سارے عالم پر طاری تھا، پوری دنیا اس کی ہیبت سے سہمی رہتی تھی اور آج وہ نہ صرف افغانستان سے بے دخل ہوگیا ہے بلکہ پورے عالم سے اس کا رعب جاتا رہا اور کیمونزم جس کا صور روس نے پھونکا تھا' پوری دنیا سے اس کا سایہ زائل ہورہا ہے۔

یہی صورتحال تمام مسلم روسی جمہوریتوں کا ہے کہ وہاں نصف ملین سے زائد مسلمانوں کا کشت وخون کیا گیا' ان کی مسجدوں کو ویران اور مدرسوں کو معطل کیا گیا' ستر سال سے زائد عرصہ تک ان پر کفر والحاد کی حکمرانی رہی' لیکن جیسے ہی اس ظالم حکومت کا خاتمہ ہوا، مسلمان اس طرح سامنے آئے جیسے بادل کی اوٹ سے یکایک چاند نمودار ہوجاتا ہے' انہوں نے اپنے اسلامی تشخصات وامتیازات کا اعلان کیا' اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کی' یہی تاریخ مسلمانوں نے ہرزے گووینا' بوسنیا' چیچنیا اور دوسرے ملکوں میں بھی رقم کی ہے اور تاریخ کے صفحات اس طرح کی عبرت آمیز واقعات سے پُر ہیں' لیکن درس عبرت انہیں کو حاصل ہوتا ہے' جو کھلے ذہن ودماغ سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں عالمی پالیسی طے کرنے والے نہ تو تاریخ کا اس زاویہ نگاہ سے مطالعہ کرتے ہیں اور نہ اپنے پیش روؤں کی ناکامی کے واقعات وحالات سے سبق لے رہے ہیں لیکن ہم ماضی کے تجربات کی بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہیں:

"عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم
کیا، جان لیں گے کس کروٹ پلٹتے ہیں۔"

☆☆......☆☆

اسلام کا معاشی نظام

اسلامی معاشی نظام ہر طبقہ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اسباب معاش کی تقسیم کی بنا پر کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا بلکہ بزرگی کا معیار دیانت اور تقویٰ کو قرار دیتا ہے۔ ایک دوسرے کا اکرام لازم کرتا ہے' اسلامی معاشی نظام میں تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے' کیونکہ تجارت سے مال بڑھتا ہے اور ہر طبقہ میں تقسیم ہو جاتا ہے' اس کے برعکس سود سے مال سمٹ کر چند سرمایہ داروں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اسلامی نظام میں ہر طبقہ کے لوگوں کو کام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ہر شخص کو اس کی کمائی کا جائز حق دار قرار دیا ہے اس سے مسابقت کا جذبہ ہوتا اور ملک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

مولانا سید زوار حسین شاہ

آج کل دنیا ایک ایسے دور سے گزر رہی ہے جس کو ترقی کا دور کہا جاتا ہے' صنعت و حرفت' تجارت و زراعت وغیرہ ہر معاشی شعبہ میں ترقی کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ بھی نہیں کہ ہر ملک میں ہر شعبۂ آمدنی میں روز و شب پیداواری ترقی ہو رہی ہے' اس کے باوجود ہر ملک اور ہر قوم معاشی بدحالی میں مبتلا ہے' اور دن رات کی کوششوں کے باوجود اس بدحالی سے نکلنا مشکل بلکہ ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ آج کل معاشی ترقی کے لئے دنیا میں تین طرح کے نظام رائج ہیں۔

ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے جس کی بنیاد شخصی یا طبقاتی خود غرضی ذاتی نفع اندوزی اور ارتکاز دولت پر ہے۔ اس طبقہ کا نظریہ یہ ہے کہ جو لوگ مفلس و نادار ہیں وہ اپنی کم ہمتی و بے عقلی کی وجہ سے ایسے ہیں' اس کی ذمہ داری معاشرہ یا حکومت یا سرمایہ داری' پر عائد نہیں ہوتی۔ سرمایہ دارانہ نظام میں اکثر دولت کی ناجائز لوٹ کھسوٹ ہوتی ہے اور دولت و معاش کے وسائل سمٹ کر ایک مخصوص طبقہ میں محدود ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ دن رات عوام کا استحصال کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

دوسرا معاشی نظام اشتراکیت ہے' یہ سرمایہ داری ذہن کے خلاف اس کے شدید ردعمل کے طور پر ظہور میں آیا ہے' ان کا نظریہ یہ ہے کہ افلاس ایک ایسی لعنت ہے جو ارباب وسائل و اسباب نے محرومین پر مسلط کر رکھی ہے' اس لئے آزادانہ معاشی مسابقت اور شخصی ملکیت کو ختم کر دیا جائے۔ تمام افراد مل کر مملکت کے لئے کمائیں اور مملکت ان کی ضروریات کی کفیل ہو' اس نظام نے ایک ایسا معاشرہ جنم دیا' جس میں بظاہر افلاس نظر نہیں آتا لیکن حقیقت میں پورا معاشرہ مفلس اور غلام ہوتا ہے صرف چند ارباب اقتدار جو اس انقلاب کے بانی ہوتے ہیں ملک پر مسلط ہوتے ہیں اور عوام ان کی کرم نوازی کے محتاج ہوتے ہیں' معاشی ترقی سے کسی کو کوئی ذاتی دلچسپی نہیں ہوتی صرف تشدد کے ذریعہ عوام سے کام لیا جاتا ہے اور ملک کی خوشحالی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔

تیسرا اسلامی معاشی نظام ہے' یہ وہ نظام ہے جو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا' چونکہ یہ نظام اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیش کیا گیا ہے اس لئے یہ ایک انتہائی متوازن جامع اور مکمل نظام ہے۔ اس میں ہر زمانے کے لئے تمام دنیا کی معاشی بہبود و ترقی کو مدنظر رکھا گیا ہے اس نظام میں جس طرح مزدور کے مفادات کی حفاظت کی گئی ہے۔ سرمایہ دار کے حقوق کی بھی حفاظت کی ذمہ داری لی گئی ہے' اور جس طرح کاشت کار کے حقوق کو زمین دار کے لئے عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح زمین دار کے حقوق کو پورا کرنا کاشت کار کے لئے نیکی قرار دیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام حاکم و محکوم' زمیندار و کاشتکار' مزدور و سرمایہ دار ہر طبقہ و ہر گروہ کو آپس میں ٹکرانے کے بجائے انسانیت کی بنیاد پر تمام طبقات کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں ایک جسم واحد کی طرح مل جل کر کام کرنے اور ایک ٹیم کی طرح میدان عمل میں متحد ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔

ظہور اسلام سے پہلے بھی دنیا کا معاشی نظام اسی طرح بدحالی کا شکار تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں اس وقت کے حالات کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:

''اس زمانے میں لوگوں نے عیش و عشرت کو اپنی زندگی بنا لیا اور آخرت کو بھلا دیا تھا۔ شیطان نے ان پر غلبہ پا لیا تھا' ان کی زندگی کا حاصل یہ بن گیا تھا کہ ہر شخص سرمایہ داری اور تمول پر فخر کرنے لگا تھا۔ عیش کے اسباب میں منہمک ہو گیا اور غلط و گمراہ کن عیش پرستی ان کے معاشی نظام کا اصل الاصول بن گئی۔ دلوں کا امن و سکون ختم ہو گیا تھا' عیش پرستی کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ اور آمدنی کی ضرورت تھی' جو ہر شخص کو حاصل نہ تھی' اس لئے امراء و حکام

نے معاشی استحصال شروع کر دیا تھا' انہوں
نے کاشتکاروں' کارکنوں اور پیشہ وروں کو
اس قابل نہ چھوڑا کہ وہ اپنی ضروریات
پوری کر سکیں' اس مالی استحصال اور فاسد
معاشی نظام نے جمہور کی یہ حالت کر دی تھی
کہ ان کی تمام زندگی بداخلاقیوں کا نمونہ
بن گئی' ان کے نفوس کمینگی اور خست سے بھر
گئے اور ان کے طبائع اخلاق صالحہ سے
نفرت کرنے لگی' جب اس مصیبت نے
بھیانک صورت اختیار کر لی تو اس وقت اللہ
تعالیٰ نے اس فاسد مادے کو جڑ سے
اکھاڑنے کے لئے اسلام بھیجا جس نے دنیا
کے سامنے ایک نیا معاشی نظام پیش کیا۔"

شاہ صاحب موصوف نے جو اس وقت کا نقشہ پیش کیا ہے آج کا دور بھی اس سے کچھ کم نہیں' مہنگائی نے اپنا تسلط جمایا ہوا ہے' غلط ذرائع سے آمدنی بڑھانے کا رجحان عام ہے' عیش پرستی' ظاہری آرائش اور نمود و نمائش کو مقصد زندگی بنا لیا گیا ہے' قانون الٰہی سے غفلت عام ہے لوگ ایک دوسرے کے استحصال میں سرگرم ہیں' زندگی بداخلاقیوں کی آماجگاہ بن چکی ہے' طبیعتیں اعلیٰ اخلاق سے متنفر اور بداخلاقی سے مانوس ہو گئی ہیں' دنیا کے ہر خطے میں معدودے چند افراد کے سوا سب ہی لوگ اس غلط معاشی بحران میں مبتلا ہیں۔ اس کے باوجود بعض لوگ اس کا حل سرمایہ دارانہ نظام میں تلاش کرتے ہیں' جو دولت کی ناجائز لوٹ کھسوٹ کا محرک اور عوام کے استحصال کا باعث ہے اور بعض لوگ اس نظام میں اس کا حل تلاش کرتے ہیں جو سرمایہ دارانہ نظام کے رد عمل کے طور پر منفی نظام یعنی اشتراکیت و اشتمالیت اور انقلابی سوشلزم وغیرہ ناموں سے وجود میں آیا ہے' حالانکہ یہ بھی ایک غیر منصفانہ نظام ہے' یہ بھی انسانی معاشی بدحالی کا کوئی حل پیش نہیں کرتا' یہ نظام مزدور و کسان کے مسائل حل کرنے کے لئے میدان عمل میں اترا ہے۔ یہ نظام سرمایہ داری کے خلاف ایک طبقہ کے مسائل حل کرنے کا داعی ہے پوری دنیا کے معاشی مسائل حل کرنے کا یہ نظام خود بھی دعویٰ نہیں کرتا۔

ان دونوں غیر منصفانہ معاشی نظاموں کے مقابلہ میں اسلام نے ایک فطری اقتصادی و معاشی نظام دنیا کو دیا ہے۔ یہ معاشی نظام فطری تقاضوں کے عین مطابق ہے انسانی برادری کے تمام طبقات کی ضرورتوں کا کفیل اور ان کی مادی ضروریات اور دنیاوی حالات کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہم نے تمہارے لئے زمین
میں معاش کے اسباب بنا دیئے۔"
(الاعراف)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

"ہم نے دنیوی زندگی میں ان کی
روزی تقسیم کر رکھی ہے اور ہم نے ایک کو
دوسرے پر درجات کے اعتبار سے فوقیت
دی ہوئی ہے تاکہ ان میں سے ایک
دوسرے کے کام آسکے۔" (الزخرف)

اسلام نے جو معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کے کچھ بنیادی اصول ہیں' مثلاً یہ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے مگر یہ سب کچھ انسان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جو مال و متاع اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے' اس کے متعلق حکم ہے کہ اپنی بہتری کے لئے خرچ کرو' اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو' زمین پر بسنے والے ہر جاندار کی روزی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لی ہے' یہی وجہ ہے کہ ہر جاندار خواہ وہ پتھر کے اندر رہتا ہو یا سمندر کی تہہ میں ہو یا فضا میں اڑتا پھرتا ہو کبھی بھوکا نہیں رہتا حالانکہ وہ انسانوں کی طرح اسباب معاش کا ذخیرہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی
روزی اٹھائے نہیں پھرتے اللہ تعالیٰ ان کو
بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی۔"
(العنکبوت)

جو کچھ بحر و بر و خلا اور آسمان میں موجود ہے سب اسی کے قبضہ واختیار میں ہے' وہی پانی برساتا ہے' ہوائیں چلاتا ہے' روشنی بخشتا ہے گرمی پہنچاتا ہے' جس کو چاہتا ہے زندگی دیتا ہے' جس کو چاہتا ہے فنا کر دیتا ہے' کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم دیتا ہے' ایک کو دوسرے پر مالی و معاشی برتری و فضیلت ہونا ایک فطری امر ہے اس سے کارکردگی کا جذبہ ابھرتا ہے' لیکن ان کے اموال میں کم درجہ والوں کا بھی حصہ مقرر فرما دیا ہے' چنانچہ ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو
بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے تو جن کو
فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی میں سے
اپنے سے نیچے والوں کو نہیں دیتے تاکہ وہ
سب بھی اس کے برابر ہو جائیں۔" (النحل)
(یعنی ان کو دینا چاہئے)

یہ مالی تفوق محض فطری چیز ہے اور اس لئے بخشا گیا ہے کہ ایک انسان دوسرے کے کام آسکے' اور کائنات کا نظام کسی خلل کے بغیر جاری رہے' اگر رزق کے وسائل سب کو برابر تقسیم کر دیئے جاتے تو کوئی کسی کے کام نہ آتا اور یہ دولت و ثروت وبال جان بن جاتی۔

اسلامی معاشی نظام ہر طبقہ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اسباب معاش کی تقسیم کی بنا پر کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا بلکہ بزرگی کا معیار دیانت اور تقویٰ کو قرار دیتا ہے۔ ایک دوسرے کا اکرام لازم

کرتا ہے' اسلامی معاشی نظام میں تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے' کیونکہ تجارت سے مال بڑھتا ہے اور ہر طبقہ میں تقسیم ہوجاتا ہے' اس کے برعکس سود سے مال سمٹ کر چند سرمایہ داروں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اسلامی نظام میں ہر طبقہ کے لوگوں کو کام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ہر شخص کو اس کی کمائی کا جائز حق دار قرار دیا ہے اس سے مسابقت کا جذبہ ہوتا اور ملک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسلام نے غلط طریقے سے آمدنی بڑھانے کو حرام قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ عدل وانصاف سے کام لو کوئی چیز لیتے اور دیتے وقت ناپ اور تول صحیح طریقے پر کرو' مال میں ملاوٹ نہ کرو' امانت میں خیانت نہ کرو' یتیموں کا مال نہ کھاؤ' دوسرے کے مال ودولت پر نظر نہ رکھو' کسی کا مال ظلم سے نہ کھاؤ' رشوت لینا اور دینا دونوں کو حرام قرار دیا ہے' کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے دھوکا دینے کے لئے قسمیں نہ کھائیں' کسی پر زیادتی نہ کریں' حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ بنائیں' ظالموں کا ساتھ نہ دیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس پر غرور نہ کریں' ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں کہ جس طرح وہ دینے پر قادر ہے لینے پر بھی قادر ہے۔

☆☆..............☆☆

صحابہ کرامؓ کا ایثار اور قربانی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ اور اشرف المخلوقات بنا کر اس کو بے شمار انعامات اور نعمتوں سے نوازا، انسانوں میں سب سے اعلیٰ و ارفع اور بہترین طبقہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے، جو تمام گناہوں سے معصوم ومحفوظ ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد امت محمدیہ میں سب سے عالیشان اور بہترین طبقہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے جو تمام گناہوں سے محفوظ ہے اور معیار حق ہے۔ بلاشبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت وہ جماعت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپؐ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا، اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا تھا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح دی۔" (الفتح، از تفسیر بیان القرآن)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیاں عملی مجاہدات اور ریاضات سے منور تھیں، ان کا اخلاص، معرفت، للّٰہیت، قربانی اور ایثار غرضیکہ تمام خوبیاں اور صفات حسنہ حدِ کمال کو پہنچی ہوئی تھیں، وہ دوسروں کے نفع کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اور اسلام کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں فرماتے تھے، انہی ایثار اور ہمدردی کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة" ......اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ جان پر فاقہ ہی ہو...... (الحشر، از تفسیر بیان القرآن)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا مبارک طبقہ اس امت میں نجوم ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ وہ نجوم ہدایت ایسے تھے کہ جن سے نبوت اور کمالات نبوت پہچانے جاتے تھے، ان حضرات کے نجوم ہدایت کا ثبوت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ میں موجود ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم۔"......رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں (پس تم ان کی پیروی کرو) ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کرو گے، ہدایت پاؤ گے......۔ (مظاہر حق جدید)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایثار و قربانی پر مبنی کئی واقعات ہیں، یہی واقعات ہمارے لئے بلکہ پوری امت کے لئے مشعل راہ ہیں، ان حضرات نے اپنی طرز زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کی طرح بنائی تھی، انہوں نے اپنی ساری توانائیاں، زندگیاں، اوقات، مال ومتاع غرضیکہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری پر قربان کر دیا تھا، وہ اپنی خوشی اور عزت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی میں منحصر سمجھتے تھے، دین اسلام کی ترقی کو اپنی ترقی اور دین اسلام کا نقصان اپنا نقصان سمجھتے تھے، دین پر آنچ آنے کو بالکل برداشت نہیں فرماتے تھے، وہ طول امل اور طول حرص سے بالکل پاک تھے، ان کے سامنے دنیا ذلیل وحقیر تھی، دنیا کی کوئی قدر و قیمت ان کے یہاں نہیں تھی، دنیا کی کوئی طاقت، کوئی رکاوٹ، کوئی سنگ راہ ان کے راستے میں حائل نہیں ہوسکا۔

وہ اپنے دین اسلام پر چٹان کی طرح مضبوطی کے ساتھ جمے رہے، وہ استقامت کے پہاڑ تھے، انہوں نے اس امت کے لئے اپنی زندگیوں اور عملی مجاہدوں کو بطور نمونہ پیش کیا، ان کی کوئی قربانی رائیگاں نہیں گئی، اس اعتبار سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین معیار حق قرار پائے لہٰذا جو بھی ان کے نقش قدم پر چلا وہ کامیاب ہوا اور جس نے روگردانی کی وہ دنیا و آخرت میں ناکام ہوا۔

مولانا محمد عرفان، کراچی

علم اور اہل علم کا مقام!

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

اللہ تعالیٰ کی عنایات اور اس کی نعمتیں اپنے بندوں پر ہرلحہ نازل ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا شمار کسی کے بس کی بات نہیں، جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا ہے: ''وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا''

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کے پس پردہ ہزاروں نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ بعض وہ نعمتیں ہیں جن کا ادراک آنکھوں سے کیا جاسکتا ہے، ان کو ظاہری نعمتیں کہتے ہیں، جیسے انسان کا اپنا وجود، لباس، پوشاک، رہائش اور خوراک وغیرہ اور جن نعمتوں کا ادراک آنکھیں نہیں کرسکتیں ان کا شمار باطنی نعمتوں میں کیا جاتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ، رسول کی محبت، ایمان اور علم وغیرہ۔ ظاہری نعمتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ غوروفکر کی ترغیب دیتے ہیں اور یاددہانی فرماتے ہیں:

''وفی انفسکم افلا تبصرون'' (الذاریات)

ترجمہ: ''تمہارے ہی نفس اور جی میں (اللہ کی قدرت کی ہزاروں نعمتیں اور نشانیاں ہیں) کیا بھلا تم دیکھتے نہیں ہو۔''

غذا اللہ کی نعمت ہے، اس کے بارے میں ذکر ہے:

''فلینظر الانسان الی طعامه انا صببنا الماء صبا، ثم شققنا الارض شقا، فانبتنا فیها حباً'' (العبس)

دوسرے مقام پر فرمایا:

''الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء'' (البقرہ)

زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنانا اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے۔

چنانچہ باطنی نعمتوں کا ذکر بھی قرآن وحدیث میں بڑی تفصیل سے آیا ہے، ایمان ایک باطنی نعمت ہے، جس پر آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة''

یعنی جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے تحت زندگی گزاری، جنت میں ضرور جائے گا۔

گویا آخرت کی کامیابی اور عیش وعشرت ایمان جیسی نعمت پر موقوف ہے۔

اسی طرح علم دین بھی ایک باطنی نعمت ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو عنایت فرماتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حق تعالیٰ شانہ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ بوجھ دے دیتا ہے:

''من یرد اللہ به خیراً یفقهه في الدین۔''

اللہ تعالیٰ نے جب اس کارخانہ کائنات کو بنایا اور اس کو آباد کرنے کے لئے اپنے نائب حضرت آدم علیہ السلام کا انتخاب فرمایا، تو سب سے پہلے جو نعمت اللہ نے ان کو عنایت فرمائی وہ علم کی نعمت تھی، یعنی خالق کائنات نے تمام مخلوقات میں سے اپنی خلافت ونیابت کا تاج بنی نوع انسان کے سر پر جو سجایا، وہ صرف اور صرف علم کی نعمت کی وجہ سے سجایا۔

علم ایک نور ہے، جس کی روشنی ظاہر وباطن اور ہمہ جہت کو روشن کردیتی ہے، ایک شخص کے پاس اگر ظاہری نور یعنی بینائی نہ بھی ہو لیکن علم کا نور اس کے پاس ہے تو وہ اس کو بینا کردیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمات والنور'' مفسرین نے یہاں اعمیٰ سے مراد جاہل اور بصیر سے مراد عالم لیا ہے۔ امام غزالی فرماتے ہیں: ''بے علم مثل اندھے کے ہے اور علم والا یعنی عالم مثل بینا (دیکھنے والے کے) ہے۔''

''ولا الظلمات والنور'' علم کا نہ ہونا ایک تاریکی اور اندھیرا ہے جس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا، اور علم کا ہونا ایک نور ہے جس سے پوشیدہ سے پوشیدہ چیز بھی نظر آنے لگتی ہے:

''قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون'' (الزمر)

کیا ایک عالم اور غیر عالم برابر ہوسکتے ہیں؟

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں اپنے برگزیدہ بندوں (انبیاء علیہم السلام) کا ذکر اور ان کی فضیلت علم کی بناء پر ذکر کی ہے۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی خلافت دی تو علم کی بناء پر اور اس کا ذکر فرمایا کہ: ''وعلم آدم الاسماء کلها'' حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی بولی سمجھنے کا علم عطا فرمایا: ''یا ایها الناس علمنا منطق

"الطیر" حضرت داؤد علیہ السلام کو صنعت وحرفت کا علم عنایت فرمایا تھا: "وعلمنه صنعة لبوس" حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کی تعبیر کا علم عنایت کر کے کنویں سے شاہی تخت کی جلوہ افروزی عنایت فرمائی: "وعلمتنی من تاویل الاحادیث" اور سکھلائی مجھ کو خوابوں کی تعبیر۔ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ منقول ہے: "فوجدا عبدا من عبادنا اٰتینه رحمة من عندنا وعلمنه من لدنا علما" سو پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں سے جس کو دی تھی ہم نے رحمت اپنی طرف سے اور سکھایا ہم نے اس کو اپنی طرف سے ایک علم (علم تکوینی)۔

یہاں بندہ سے مراد حضرت خضر علیہ السلام ہیں جن کو ایک خاص علم کی دولت دی تھی، جس کی جستجو میں موسیٰ علیہ السلام بھی ان کے پاس چل کر گئے اور علم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں بھی حق تعالیٰ شانہ نے علم ہی کی اہمیت کو ذکر فرمایا:

اقرأ باسم ربک الذی
خلق○ خلق الانسان من علق○ اقرأ
وربک الاکرم، الذی علم بالقلم،
علم الانسان مالم یعلم○ (العلق)

اللہ تعالیٰ کو علم کی صفت کے ساتھ خاص محبت اور انس ہے، یہی وجہ ہے کہ علم کی دولت اپنے محبوب بندوں ہی کو عنایت فرماتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علم کی فضیلت کو ذکر فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں، اسی طرح مروی ہے کہ طالب علم کے بدن پر پڑنے والی گرد وغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "عالم یا طالب علم بنو یا ان کی بات سننے والے یا ان سے محبت کرنے والے بنو چوتھی چیز نہ بنو۔" ایک عالم کی شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! میری امت کے علماء کے بارے میں حرص کرو! اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ میرے قائم مقام ہیں، جس شخص نے ایک عالم دین کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی اور جس نے ایک عالم سے مصافحہ کیا، اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور جس نے عالم دین کی ہم نشینی اختیار کی اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری ہم نشینی عطا فرمائے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

حکایت: ایک بزرگ کا قصہ کتابوں میں نقل کیا گیا ہے کہ سائیں توکل شاہ انبالوی: بڑے پائے کے بزرگ اور صوفی آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو سخاوت وفیاضی اور مہمان نوازی کی صفت وافر مقدار میں عنایت فرمائی ہوئی تھی، ان کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت میں ان کے دسترخوان پر ہزار ہزار آدمی بیٹھتا تھا، ان کی اس وصف سخاوت پر وقت کے بادشاہ بھی رشک کیا کرتے تھے، انہوں نے عام اعلان کیا ہوا تھا کہ غریب غرباء مساکین اور مسافر لوگ ان کے دسترخوان پر کھانا کھایا کریں۔ چنانچہ ان کے دسترخوان پر ہزاروں لوگ کھانا کھاتے اور وقت کے مالدار لوگ بھی حضرت کی فیاضی پر حسد کرتے، ایک دن خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ: بھائی اللہ کی دعوت تو روزانہ کرتے ہو، میری دعوت کیوں نہیں کرتے؟ اس کے بعد آنکھ کھل گئی، سائیں توکل شاہ بہت پریشان ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد کیوں فرمایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی کیا وجہ ہے؟ اسی غور وفکر میں پریشان تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل پر القاء ہوا کہ علما اور طلبا کی بھی دعوت کرو، اس لئے کہ علما اور طلبا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ راست مہمان اور ان کے قائم مقام ہیں۔

امام مالکؒ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ امت پر زوال کس وجہ سے آئے گا؟ تو حضرتؒ نے فرمایا کہ امت پر زوال علما سوء کی وجہ سے آئے گا، پھر سوال کیا کہ اس امت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے والے کون لوگ ہیں؟ تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ ڈوبتی ہوئی امت کی کشتی کا سہارا علما حق ہیں، جب علماء حق نہ رہیں گے تو امت کی کشتی بھی بے سہارا ہو جائے گی۔

ہندوپاک کی مٹی کا انتخاب حق تعالیٰ شانہ نے دین حق کی خدمت کے لئے کیا، برصغیر کی مٹی سے جنم لینے والے کچھ بندگان خدا کو حق تعالیٰ شانہ نے وہ تقویت اور صلاحیت دی کہ جنہوں نے صحیح معنوں میں امت مسلمہ کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا اور آج تک الحمدللہ! حفاظت ایمان اور تحفظ جان کے لئے کوشاں ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے خیر اور شر پیدا کر کے اولاد آدم کے دو گروہ بنا دیئے اور ہر ایک گروہ کا نصیب عزت وذلت کی صورت میں متعین فرمایا۔ خیر اور بھلائی والا گروہ اللہ کی برگزیدہ اور پسندیدہ جماعت ٹھہری، جیسے انبیاء اور ان کے متبعین، شر اور برائی والا گروہ ملعون، مردود ٹھہرا جیسے ابلیس اور اس کے متبعین، ابلیس اور اس کے متبعین نے ازل ہی سے حق اور اہل حق کی دشمنی کو اپنا پسندیدہ مشغلہ بنایا اہل حق کی اس پرشکوہ عمارت کو مسمار کرنے کے لئے ہر دور میں ہر ممکن تدبیریں کیں اور اس کو اپنا فرض منصبی سمجھا، لیکن خوش نصیبی اور کامیابی کا سہرا ہمیشہ اللہ کی پسندیدہ جماعت کے سر پر سجایا گیا، ذلت و رسوائی ابلیس اور اس کی جماعت کا مقدر ٹھہری۔

آج بھی اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں یہی دو ازلی جماعتیں اپنے اپنے فرض منصبی کو نبھانے میں

برسرپیکار نہیں، یہ ابلیسی ٹولہ انبیاء اور ان کے پیروکاروں کو مغلوب کرنے کے خواب دیکھتا ہے اور کسی قیمت پر بھی اپنے آقا اور رہنما (ابلیس) کی خوشنودی سے محروم نہیں رہنا چاہتا۔ مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی کچھ بندگانِ خدا سعادتِ دائمی حاصل کرنے کی سعی میں مگن رہتے ہیں۔ اپنے خون پسینہ سے دینِ الٰہی کے باغ کی آبیاری کرتے رہتے ہیں، لیکن دشمنانِ دین اس باغ کی بیخ کنی کے لئے سردھڑ کی بازی لگا کر اپنا نام دنیا کے فرعونوں میں شمار کراتے ہیں اور یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ فرعون، شداد کی اولاد اور نام لیوا دنیا سے ختم نہیں ہوئے، پاکستان میں اگر کوئی جذبہ دین سے سرشار ہے تو اس کے چہرے کو مسخ کردیا جائے، اگر کوئی مولوی، ملا، دین اور اہلِ دین کی خیرخواہی کا جذبہ رکھتا ہے تو اس کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ثابت کیا جائے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مفتی عتیق الرحمٰن جیسے شہداء کا انجام پیش نظر رکھنا چاہئے، اگر کسی کو دین اور دینی جماعت یا دینی ادارہ کی خدمت کا زیادہ جنون ہوگا تو اس کو جامعہ حفصہ کی معصوم بچیوں کی طرح فاسفورس بموں سے جلا کر راکھ کردیا جائے گا، یا باجوڑ کے دینی مدرسہ کے معصوم بچوں جیسا انجام ان کا مقدر ہوگا۔

آخر میں اہلِ علم اور طلبا کی خدمت میں عاجزانہ التجا ہے کہ علم دین کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے، اس شکر کی ایک صورت یہ ہے کہ علم کو عملی جامہ پہنایا جائے، دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علم کے ادب کی دعا کی جائے کہ اس کا ادب بھی نصیب ہو، علم دین کا جتنا ادب کیا جائے گا اللہ کے ہاں اتنی ہی اس کی مقبولیت حاصل ہوگی، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ملفوظات میں ہے کہ حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کا انتقال ہوگیا اور ان کی تدفین جنت البقیع میں کی گئی، سعودی حکومت کچھ عرصہ کے بعد پرانی قبروں کی جگہ نئی قبریں بنادیتے ہیں اور پہلی قبروں کو منہدم کردیتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی قبر کو تین بار کھودا گیا تینوں مرتبہ ان کی نعش بالکل صحیح سلامت نکلی، آخرکار سعودی انتظامیہ نے ان کی قبر پر نشان لگادیا کہ اس کو دوبارہ نہ چھیڑا جائے، معلوم کرنے پر حضرتؒ کے صاحبزادے کے ذریعے علم ہوا کہ مولاناؒ کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ حافظ قرآن کی طرف نہ پاؤں کرتے تھے اور نہ ہی حافظ قرآن کی طرف کبھی پیٹھ کرتے تھے، اس ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ شان عطا فرمائی۔

☆☆.........☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان

محافل حُسن قرأۃ، حمد و نعت

زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

زیر نگرانی:
حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب
خلیفہ مجاز حضرت لدھیانوی شہیدؒ

زیر صدارت:
حضرت مولانا
سعید احمد جلال پوری مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
خلیفہ مجاز حضرت لدھیانوی شہیدؒ

پہلا پروگرام:	دوسرا پروگرام:	تیسرا پروگرام:
۱۳/شعبان ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۶/اگست ۲۰۰۸ء	۱۴/شعبان ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۷/اگست ۲۰۰۸ء	۱۵/شعبان ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۸/اگست ۲۰۰۸ء
بروز ہفتہ بعد نماز عشاء	بروز اتوار بعد نماز عشاء	بروز پیر بعد نماز عشاء
ریاض مسجد، دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	شمیم مسجد، دہلی کالونی	الکبریا مسجد، نزد زبیدہ میڈیکل سینٹر، دھوراجی کالونی

المشتہر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 021-2780337

قصوروار کون؟

جناب ابو فراز

آج ہم اپنی کسی بھی خوش گپیوں کی محفل کو دیکھیں، موضوع سخن تقریباً یکساں نظر آئے گا، کوئی ملک کے صدر یا وزیراعظم پر تنقید کررہا ہے تو کوئی کسی وزیر یا ممبر پارلیمنٹ پر، کوئی وفاقی حکومت کا شاکی ہے تو کوئی صوبائی حکومت کا، کوئی بجلی کا رونا رو رہا ہے تو کوئی پانی کا، کوئی کسی سیاسی جماعت کے بخیئے ادھیڑ رہا ہے تو کوئی کسی مذہبی جماعت کے، کوئی بڑھتی ہوئی مہنگائی پر ماتم کرتا نظر آتا ہے تو کوئی بڑھتی ہوئی ڈکیتیوں پر، کوئی ملک کو لوٹ کر کھانے والوں کو گالیاں دیتا نظر آتا ہے تو کوئی ذخیرہ اندوز تاجروں کو، کوئی سیاست دانوں کو برا بھلا کہہ رہا ہوتا ہے تو کوئی مولویوں کو، جبکہ ہر کوئی نوجوان نسل کی گمراہی اور بے راہ روی پر پریشان نظر آتا ہے کہ وہ ماں باپ کی ہی نہیں سنتی تو اور کسی کی کیا سنے گی، وہ ان کے سامنے بھی اکڑ کر کھڑی ہوجاتی ہے اور ان پر غراتی ہے، غرض ہر شخص کسی نہ کسی کو معاشرہ کی بربادی اور زبوں حالی کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کررہا ہوتا ہے۔

آیئے غور کرتے ہیں کہ ہمارے معاشرہ کی موجودہ بے راہ روی اور زبوں حالی کا اصل قصوروار آخر ہے کون؟

کسی بھی گھر کے مکینوں کے شب و روز کے مشاغل کا جائزہ لیں، ان میں حد درجہ مشابہت نظر آئے گی، صبح سویرے بچے پتلون شرٹ پر ٹائی سجائے اور بعض اپنے وزن سے بھی زیادہ وزنی کتابوں کا بیگ اپنی پیٹھ پر لادے اسکول وین کے انتظار میں کھڑے جمائیاں لیتے نظر آتے ہیں، دوپہر کے بعد گھر واپس پہنچے، کھانے وغیرہ سے فارغ ہوئے تو ٹیوٹر کے آنے کا وقت ہوگیا، ہوم ورک اور اگلے سبق کی تیاری ہوتی رہی، پھر گلی میں کرکٹ کھیلنے یا سائیکل چلانے نکل گئے، مغرب کے بعد گھر پہنچے تو کھانے کے بعد ٹی وی کیبل پر بیہودہ اور ہیجان انگیز فلمیں اور ڈرامے دیکھنے بیٹھ گئے، یا تھوڑے بڑے ہوئے تو نیٹ چیٹنگ میں مصروف ہوگئے، پھر ادھ مرے ہوکر بستر پر ڈھے گئے کہ صبح پھر اسکول یا کالج کے لئے اٹھنا ہے... اماں جان صبح بچوں اور پھر میاں صاحب کو ٹاٹا، بائی بائی کرکے جو بستر میں گھسیں تو دوپہر ہوگئی، اٹھ کر جلدی جلدی کھانا وغیرہ تیار کیا، اتنے میں بچوں کے آنے کا وقت ہوگیا، کھانے سے فارغ ہوئیں تو ٹیلیفون پر اپنے "فرینڈز" سے خوش گپیوں میں نہیں تو کوئی رومانی ناول یا فیشن میگزین پڑھنے بیٹھ گئیں، شام کو پھر کام کاج سے فارغ ہوکر ٹی وی کے سامنے دل بہلانے لگیں، رات کو شاپنگ کے لئے نکل گئیں یا پھر ڈیز پر کوئی نئی "مووی" دیکھنے بیٹھ گئیں، رات گئے بستر پر ڈھیر ہوگئیں کہ صبح پھر اٹھنا ہے.... ابا جی اپنے معمول کے مطابق صبح جو کام پر نکلے تو رات کو تھکے ماندے گھر پہنچے "ریلیکس" ہونے کے لئے بیگم کے ساتھ ٹی وی کے سامنے تین چار گھنٹے آکسیجن لی، رات گئے بستر میں پہنچے تو نوکری یا کاروباری مسائل ذہن میں در آئے، ان کے حل تلاش کرنے میں نیند غائب، بلاآخر نیند کی دوا کھا کر جو سوئے تو صبح بیگم صاحبہ کوشش بسیار کے بعد انہیں ہوش میں لانے میں کامیاب ہوئیں، بچوں سے تو کئی کئی روز بات چیت ہی نہیں ہوپاتی کہ صبح جب بچے اسکول جاتے ہیں تو ابا جی سوئے پڑے ہوتے ہیں اور جب وہ آتے ہیں تو بچے سوئے ملتے ہیں، اس طرح بچے خود رو جھاڑیوں کی طرح پلتے رہتے ہیں۔

گھر کا حال یہ ہے کہ ہر طرح کے مجسموں، تصویروں اور قیمتی پینٹنگز سے دیواریں اور گھر بھرا پڑا ہے، ایک کمرے میں قرآن مجید بھی گوٹا لگے غلاف میں لپٹا طاق میں سجا ہے، ملازمہ روزانہ تصویروں اور مجسموں کو جھاڑتے وقت اسے بھی جھاڑ دیتی ہے، ہر قسم کے ناول اور فیشن میگزین ریک میں سجے ہوئے ہیں... علاوہ دینی کتب یا رسالوں کے، دین کے نام پر کبھی ٹی وی پر "عالم آن لائن" دیکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ نماز، روزے، ذکر و عبادت کی تو کسی کو فرصت ہی نہیں... کچھ مال و دولت کے فرق کے سبب کم و بیش ہمارے ہر گھر میں پچھلی نصف صدی سے زائد عرصہ سے یہی ترتیب چلی آرہی ہے۔ الا ماشاءاللہ۔

آج جس نسل کے ہم شاکی ہیں وہ ایسے ہی ماحول میں پل کر جوان ہوئی ہے، اس نسل نے ساری زندگی اپنے ماں باپ کو دین مذہب سے بے بہرہ، بچوں کی تربیت سے لاپروا، اپنی اپنی دھن میں مگن دیکھا ہے، باپ کو ہمیشہ صبح سے رات گئے تک جائز ناجائز کی تمیز کے بغیر اپنی دنیاوی شان و شوکت اور مال و دولت بڑھانے کی فکر میں غرق پایا اور ماں کو ہمیشہ نت نئے فیشن، شاپنگ، بنگلے، گاڑیوں اور دوسری نفسانی خواہشات کی تکمیل میں مگن پایا، انہوں نے جو کچھ بھی سیکھا وہ "میڈیا" کے ذریعہ سیکھا، فلموں اور ڈراموں سے سیکھا ان کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہ رہا۔

ایسے بے دین اور یہود و نصاریٰ والے ماحول میں ہم پل کر جوان ہوئے، پھر ہم میں سے صدر بھی نکلے اور وزیراعظم بھی، ہم سے وزیر بھی نکلے اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی، حکومتی ملازم بھی نکلے اور پولیس والے بھی، ہم

میں سے کوئی بجلی کے محکمہ میں پہنچا تو کوئی پانی کے، کوئی ایک سیاسی جماعت میں شامل ہوا تو کوئی دوسری میں، ہم ملک کو لوٹنے والے بھی اور ذخیرہ اندوز تاجر بھی، ہم میں سے ہی رشوت خور ملازم بھی نکلے اور اسمگلر بھی اور جو سفارش یا رشوت سے محرومی کے باعث کہیں نہ کھپ سکے وہ مشغول ہوگئے ڈکیتیوں میں۔ الا ماشاء اللہ!!!

اب بتائیے کہ ملک و معاشرہ کی بدحالی میں کیا صرف صدر، وزیر اعظم، وزراء پارلیمنٹ کے ممبر، حکومتی عہدیدار، فوج اور پولیس والے بجلی اور پانی کے ملازمین، سیاسی یا مذہبی جماعتیں مہنگائی اور ڈکیتیوں کے ذمہ دار، ماں باپ سے اکڑنے اور ان پر غرانے والے بچے بچیوں کا ہی قصور ہے؟

کیکر کا بیج ڈالنے سے اناج تو حاصل نہیں ہوسکتا، یہ فصل پچھلی نصف صدی میں ہم نے خود کاشت کی ہے، جتنے قصوروار یہ ہیں ان سے زیادہ قصوروار ہم ہیں، اب اگر ہمیں خبر ملتی ہے کہ فلاں محکمہ میں اربوں اور فلاں میں کروڑوں کی بدعنوانی پائی گئی، فلاں فلاں مساجد کو شہید کردیا گیا، فلاں مدرسہ کی بے قصور طالبات کو اناج، پانی اور بجلی سے محروم کرکے بھون ڈالا گیا، فلاں فلاں علماء کرام کو شہید کردیا گیا، فلاں مدرسہ پر بمباری کرکے معصوم طلباء کو شہید کردیا گیا تو ہمیں اپنے ہی اوپر ماتم کرنا چاہئے اپنے آپ کو ہی موردالزام ٹھہرانا چاہئے، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے، کیونکہ جہاں ایسے وزیر کاشت ہوئے ہوں جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ قرآن کریم میں تیس پارے ہیں یا چالیس، تو ہمیں ان سے بھی بڑے بڑے مظالم اور فتنوں کی توقع رکھنا چاہئے۔

مہنگائی ایسی کہ غریبوں کا جینا دوبھر، بجلی لوڈ شیڈنگ کی ماری عوام، پینے کے پانی کو ترستے لوگ، یہ بڑھتی ہوئی چوریاں ڈکیتیاں، انتہائی مہنگا انصاف، حق کے حصول کے لئے رشوتیں، حکمرانوں کی عیاشیاں، علماء کرام کی شہادتیں، سچ بولنے والے کا جینا مشکل، ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اب بھی وقت ہے ہوش میں آجاؤ، ایسی ہی گمراہیوں میں مبتلا ہوکر روم و فارس کی عظیم الشان سلطنتیں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں، ان ہی حالات میں مبتلا ہوکر چھٹی صدی عیسوی کی یورپی ریاستیں گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گم ہوگئیں، جب انصاف مٹ رہا ہوتا ہے تو بدنظمی اور ظلم اپنے پنجے گاڑھ دیتا ہے اور سسکتی عوام کی جب آواز بھی بند ہوجاتی ہے تب.... تب جھاڑو پھرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی مہلت ختم ہوجاتی ہے تو پھر قوم نوح کی طرح کے سیلاب آتے ہیں، قوم عاد کی طرح کی آندھیاں چلتی ہیں، قوم ثمود کی طرح چنگھاڑیں آتی ہیں، قوم لوط کی طرح بستیاں اٹھا کر پٹخ دی جاتی ہیں اور وقت کے فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت ڈبو دیئے جاتے ہیں، یہ سب عذاب قوموں کی اجتماعی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں اور بداعمالیوں کا سبب دین سے دوری ہوتا ہے۔

ابھی تک ہماری جہالت کا یہ حال ہے کہ یہ سوچے بغیر کہ خدا جانے ہمارا بچہ ملک کا صدر بنے گا یا ڈکیت؟ اپنی بساط سے بڑھ کر بھاری فیسیں ادا کرکے اپنے بچوں کو اچھے سے اچھے اسکول میں عصری تعلیم دلواتے ہیں، تین تین ہزار ماہوار فیس والے پروفیسروں سے انہیں ٹیوشن دلواتے ہیں اور دین کے نام پر..... بہت تیر مارا تو تین سو روپے میں قرآن کریم پڑھانے کو قاری صاحب لگالئے، کیا غضب ہے..... دنیا کمانے کی ٹیوشن دینے والے پروفیسر کی فیس تین ہزار روپے اور دین سے متعلق ٹیوشن دینے والے کی تین سو روپے..... یہ الگ بات ہے کہ تین سو روپے میں قاری صاحب کا قلب مطمئن اور تین ہزار روپے میں پروفیسر صاحب کا قلب غیر مطمئن، مگر یہ بھی تو سوچیں کہ بچے کے دل و دماغ میں دین کی اور قرآن کی کیا عظمت پیدا ہوگی، جبکہ ہمیں علم ہے کہ یہ مہنگی تعلیم جو ہم اپنے بچوں کو دلوا رہے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ انہیں دنیا کی مختصری زندگی میں ہی شاید کچھ نفع پہنچاسکے، پھر آخرت میں یہ ان کے کچھ کام نہ آئے گی، جبکہ دین کی تعلیم دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں نہ صرف ان کے بلکہ ہمارے لئے بھی نافع ہوگی۔

پھر یہ کہ عصری علوم و فنون حاصل کرنے کو منع بھی کون کرتا ہے؟ ہمارے علماء کرام تو ہمیشہ سے ہمیں یہی سمجھاتے چلے آرہے ہیں کہ دینی علوم کے ساتھ عصری علوم بھی حاصل کریں تاکہ جس شعبہ سے بھی منسلک ہوں وہاں شرعی طریقہ سے کام کریں تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہوسکے۔ ہمیں یہ بات اپنے دل میں بٹھانی چاہئے کہ ہر مرد و عورت سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، بخاری و مسلم کی ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے:

"بے شک تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے، پس بادشاہ (حکمران) لوگوں پر نگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر نگہبان ہے وہ ان کے بارے میں سوال کی جائے گی اور غلام اپنے مالک کے مال پر نگہبان ہے اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

اب سوچیں کہ حساب کتاب والے دن جب ہم سے سوال ہوگا کہ تم اپنے گھر والوں پر نگہبان تھے تو تم نے انہیں کیا سکھایا، ان کی کیا تربیت کی تو ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ کیا ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے ان کو بہترین انگریزی اسکول میں تعلیم دلوائی، ان کے علم میں اضافے کے لئے انہیں ٹی وی، ڈش اور کیبل مہیا کئے، انہیں اچھے سے اچھا کھلایا، پلایا اور پہنایا، ان کی ہر

خواہش پوری کرتے رہے،ان کے لئے اتنے کارخانے اور فیکٹریاں چھوڑیں،اتنے بنگلے اور گاڑیاں چھوڑیں،اتنا بینک بیلنس چھوڑا،اب وہ دینی اعمال میں کوتاہی کرتے رہے تو ہمارا کیا قصور؟ یا ہماری بیوی اور بیٹیوں کو ہم نے ہر طرح کے عیش و آرام میں رکھا اب وہ بے پردہ، بے حیا،اور بداعمال بن گئیں تو ہمارا کیا قصور؟ ان جوابات سے کیا ہماری جان چھوٹ جائے گی جبکہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ہر بچہ دین فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے،یہ اس کے ماں باپ ہیں جو اسے یہودی بنا ئیں یا نصرانی،پھر ہمارے یہی بچے اور بیوی اس نفسا نفسی والے دن ہمارے ہی خلاف بولنے لگ جائیں گے کہ یہ ہمارا باپ تھا،یہ ہمارا شوہر تھا،جو دنیا میں ہم پر نگہبان تھا،اس نے نہ خود اپنے دل میں ایمان و یقین کی جڑیں مضبوط کیں اور آخرت کا خوف پیدا کیا اور نہ ہی ہمارے دلوں میں اس کے بیج ڈالے،اس لئے اسے دوہرا عذاب دیں،سوچیں اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟؟

جس طرح ایک بلند و بالا ہرے بھرے درخت کو دیکھ کر ہر کوئی کہتا ہے کہ اس کی جڑیں یقیناً بہت گہری اور مضبوط ہیں جبکہ انہیں کوئی دیکھ نہیں پاتا، اس کے برخلاف ایک چھوٹے سے پودے کو دیکھ کر ہم یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ اس کی جڑ بہت چھوٹی اور کمزور ہے جبکہ یہ بھی نظر نہیں آ رہی ہوتی،اسی طرح ایمان کی جڑیں کسی کے دل میں کتنی گہری اور مضبوط یا سطحی اور کمزور ہیں یہ جاننے کا بھی ایک پیمانہ ہے،اور وہ یہ کہ جس شخص کی شکل وصورت،چال ڈھال،اخلاق وآداب،عدل وانصاف،طرز معاشرت ومعیشت،رسم ورواج جتنے زیادہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب دیکھیں یقین کرلیں کہ ایمان کی جڑیں اس کے دل میں اتنی ہی گہری اور مضبوط ہیں اور جتنے وہ سنت رسولؐ سے دور نظر آئیں یقین کرلیں کہ ایمان کی جڑیں اس کے دل میں اتنی ہی سطحی اور کمزور ہیں،چاہے وہ اپنے ایمان کا جتنا بھی دعویٰ کرتا پھرے،اور جو کوئی بھی سنت کا مذاق بناتا نظر آئے تو یقین کرلیں کہ اس کا ایمان خطرے میں ہے،اس پیمانے پر وقتاً فوقتاً ہمیں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے ایمان کو ناپتے رہنا چاہئے کہ گراف اوپر جارہا ہے یا نیچے؟

یہ پیمانہ یہود و نصاریٰ نے بھی جان لیا،اس لئے پچھلی دو صدیوں سے انہوں نے ہمارے ایمان کی جڑیں ختم کرنے کے لئے درخت سے پتے،ٹہنیاں اور شاخیں کاٹنی شروع کر رکھی ہیں،پہلے عمامہ ختم ہوا پھر ٹوپی،داڑھی مختصر ہوئی پھر صاف،لباس پہلے فرنگیوں والا پہنایا گیا،پھر بے حیائی والا،پردہ پہلے مختصر ہوا پھر سب کچھ ننگا،تعلیمی نظام تبدیل کیا گیا پھر اس میں سے بھی دین کی روح غائب،پہلے ٹی وی کے نشہ کا عادی بنایا گیا پھر ڈش کیبل کی ہیروئن کا،پہلے ہمیں علماء کرام،مساجد اور مدارس سے بدظن کیا گیا،دور کیا گیا پھر انہیں شہید کیا جانے لگا ساتھ ہی تنے پر بھی وار شروع ہوا اور فتنہ قادیانیت کھڑا کیا گیا اور ناموس رسالت پر براہ راست ضربیں لگانا شروع کردی گئیں۔قرآن پاک کی بے حرمتی شروع ہوگئی اور ہم.... ہم تو اب بھی کولہو کے بیل کی طرح آنکھوں پر پٹی باندھے اپنی دنیا کے گرد چکر کاٹے جارہے ہیں،شب و روز کے مشاغل میں کوئی تبدیلی نہ آئی،پھر مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اصلاح احوال کے بجائے اب اس بحث میں وقت برباد کر رہے ہیں کہ ہماری تباہی بربادی کا قصوروار کون ہے؟

یقین کریں اگر کچھ عرصہ اور ہم نے اسی طرح غفلت میں گزار دیا تو پھر جڑیں بالکل سوکھ جائیں گی اور بے پتے،ٹہنیوں اور شاخوں کا تنا صرف جلانے کے کام کا رہ جائے گا اور ہم اس وقت بھی یہ فیصلہ نہ کر پائیں گے کہ قصوروار کون ہے کیونکہ شیطان ہمیں اپنے آپ کی طرف تو دیکھنے ہی نہیں دے گا۔

اب بھی وقت ہے ہمیں ہوش میں آجانا چاہئے،ہم میں سے ہر ایک کو سچی توبہ کرکے علماء کرام اور بزرگان دین میں کسی سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہئے اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی اصلاح کی ترکیبیں اور تدبیریں معلوم کرکے ان پر عمل پیرا ہوجانا چاہئے کہ شاید اللہ تعالیٰ کو ہماری ان کوششوں پر ہی رحم آجائے اور ٹوٹی ہوئی تسبیح سے گرتے دانوں کی طرح آگے پیچھے نازل ہونے والے مسلسل فتنوں سے ہمیں نجات مل جائے۔☆☆☆

معارفِ بہلویؒ مکمل چار جلدیں

تالیف: قطب اللہ شاہ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ شجاع آبادی

بحث و تحقیق،سیرت و تفسیر،سلوک و احسان اور تصوف و تکشف کے حقائق و معارف پر مشتمل نادر و نایاب رسائل کا حسین گلدستہ مدیر بینات حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی نئی ترتیب و تسہیل کے بعد نہایت خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ اور چار رنگا حسین ٹائٹل کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے،جس کا ایک ایک حرف عطر تصوف اور مولف موصوف کی تحقیقی زندگی کا نچوڑ!

ہر رسالہ الگ ٹائٹل اور تخریج و تسہیل سے آراستہ

علماء،ارباب تحقیق اور سالکین طریقت کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ

مکتبہ لدھیانوی
۱۸ سلام کتب مارکیٹ،بنوری ٹاؤن کراچی

بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات صرف 650 روپے پیشگی منی آرڈر روانہ فرمائیں

قادیانیوں کی تعداد!

محمد متین خالد

جماعت احمدیہ اپنی تعداد کے بارے میں ہمیشہ عموماً مبالغہ آرائی سے کام لیتی رہی ہے۔ میرے نزدیک یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔ پاکستان یا کسی اور ملک میں جب بھی قومی مردم شماری ہوتی ہے تو جماعت احمدیہ کے ارکان فارم پر خود کو احمدی لکھوانے سے کتراتے ہیں جس سے ان کی اصل تعداد کا تعین مشکل ہوتا ہے۔ مردم شماری کے وقت احمدی دوست اگر اپنا تعلق جماعت احمدیہ سے ظاہر کریں تو ان کی اصل تعداد باقاعدہ ریکارڈ پر آجائے، جس سے انہیں اپنے قانونی، آئینی اور معاشی حقوق حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ اس طرح ان لوگوں کا اعتراض (جو حقیقت پر مبنی ہے) بھی خود بخود ختم ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی اپنی عددی حیثیت سے کہیں بڑھ کر پاکستان کے تمام شعبہ جات میں بہت زیادہ سرکاری، غیر سرکاری وسائل اور مناصب پر قابض ہیں، جس سے مسلمانوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی وفات کے وقت برطانیہ کے فارن آفس کے مطابق احمدیوں کی تعداد ۱۹ ہزار تھی، پھر ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں احمدیوں کی کل تعداد ۵۶ ہزار تھی، یہ تعداد مرزا محمود صاحب نے روزنامہ الفضل قادیان کی اشاعت ۵/ اگست ۱۹۳۴ء میں تسلیم کی ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جسٹس منیر اپنی انکوائری رپورٹ میں احمدیوں کی تعداد ۲ لاکھ بتاتے ہیں، جبکہ ۱۹۸۱ء کی آخری مردم شماری کے وقت پاکستان میں احمدیوں کی تعداد ایک لاکھ تین ہزار ہے۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دور میں احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد کا اعلان اس قدر مبالغہ آمیز ہے کہ خدا کی پناہ! جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ ۱۹۹۳ء میں ۲ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو آٹھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں ۴ لاکھ ۲۱ ہزار ۷ سو ۵۳ افراد، ۱۹۹۵ء میں ۸ لاکھ ۴۷ ہزار ۷ سو پچیس افراد، ۱۹۹۶ء میں ۱۶ لاکھ ۲ ہزار ۷ سو ۲۱ افراد، ۱۹۹۷ء میں ۳۰ لاکھ ۴ ہزار ۵ سو ۸۵ افراد، ۱۹۹۸ء میں ۵۰ لاکھ ۴ ہزار ۵ سو، ۹۱ افراد، ۲۰۰۰ء میں ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۹ سو ۷۵ افراد، ۲۰۰۱ء میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار ۷ سو اکیس افراد، ۲۰۰۲ء میں ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار، ۲۰۰۳ء میں (زبردست کم ہو کر) ۸ لاکھ ۹۲ ہزار ۴ سو تین افراد، ۲۰۰۴ء میں ۳ لاکھ ۴ ہزار نو سو دس افراد، ۲۰۰۵ء میں ۲ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو ننانوے افراد، ۲۰۰۶ء میں ۲ لاکھ ۹۳ ہزار ۸ سو اکیاسی افراد جبکہ ۲۰۰۷ء میں ۲ لاکھ ۶۱ ہزار ۹ سو ۶۹ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس طرح گزشتہ پندرہ سالوں میں ۱۶ کروڑ ۶۸ لاکھ ۳۸ ہزار ۵ سو ۶۷ نئے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۳/ اگست ۲۰۰۵ء، ۲/ اگست ۲۰۰۶ء، یکم اگست ۲۰۰۷ء)

جماعت احمدیہ کے ذمہ داران اگر جماعت کی تعداد کے حوالے سے اسی طرح غلو سے کام لیتے رہے تو یہ تعداد آئندہ چند سالوں میں شاید دنیا کی اصل تعداد سے بڑھ جائے۔ جماعت احمدیہ کا اپنی تعداد کے حوالے سے مبالغہ آرائی سے کام لینے کا مقصد صرف اور صرف اپنے اراکین کو جھوٹی تسلیاں دینا اور سبز باغ دکھانا ہے تاکہ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ جماعت روز بروز پھیل رہی ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ میں پورے دعویٰ اور وثوق سے کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہر سال اپنی تعداد کے حوالے سے جھوٹ بولتی ہے اور اس سلسلہ میں ان کے پاس کوئی ریکارڈ یا ثبوت نہیں ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے پاس ایک ایک احمدی کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔

جماعت احمدیہ کی آبادی میں اضافہ کا اعلان اس عہد کا بدترین جھوٹ ہے، ہر جلسہ سالانہ (لندن) کے موقع پر بغیر تحقیق اور غور و فکر کے ستائشی نعروں کی گونج میں کروڑوں کی تعداد کا اعلان کر کے آخر کس کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے؟ مبالغے اور جھوٹ کی کوئی حد ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے بھی لکھا تھا کہ میں نے انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت میں اتنا لکھا کہ ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھر جائیں یا پھر لکھا کہ میرے نشانوں (یعنی معجزات) کی تعداد دس لاکھ ہے، یہ مبالغہ گوئی کی انتہا ہے، جماعت احمدیہ کے ذمہ داران نے بھی شاید یہی راستہ اختیار کر لیا ہے۔

ہر سال سالانہ جلسہ لندن کے موقع پر اپنے اخبارات و جرائد، اپنے ٹی وی چینل یا انٹرنیٹ ویب

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

نوجوان مجاہدِ ختم نبوت

محمد کامران کا سانحہ ارتحال

مولانا عبدالعزیز لاشاری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے بزرگ رہنما حاجی نعمت اللہ صاحب کے نوجوان فرزند، مجاہد ختم نبوت محمد کامران مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی نعمت اللہ صاحب کا آبائی وطن مردان ہے، ۱۹۶۰ء میں مردان سے مستقل طور پر کوئٹہ میں منتقل ہوگئے، ابتدا میں محنت مزدوری کرتے رہے، اللہ پاک نے ان کی محنت و مشقت میں برکت فرمائی اور چند سالوں کے اندر ہی اپنا کپڑے کا چھوٹا موٹا کاروبار شروع کردیا۔ حاجی صاحب مردان کے یوسف زئی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، یہ قبیلہ مردان سے لے کر پشاور کی پٹی تک پھیلا ہوا ہے۔

حاجی نعمت اللہ صاحب بچپن سے صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، علمائے دین سے محبت اور اہل حق سے تعلق ہی ان کو ۱۹۷۷ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں لے آیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کی حیثیت سے مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کی تقرری کوئٹہ میں ہوئی تو ان کے اخلاص اور محبت کی بدولت حاجی نعمت اللہ صاحب اور دوسرے کئی ساتھی ختم نبوت کے کاز کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ اس طرح حاجی نعمت اللہ کا مجلس میں شامل ہونا مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کے کارناموں میں سے ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک ختم نبوت کے مشن کے لئے اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہیں۔

اللہ پاک نے ۱۹۸۰ء میں بطور نعمت حاجی نعمت اللہ صاحب کو محمد کامران عطا فرمایا، محمد کامران بچپن سے لے کر جوانی تک بہت لائق ثابت ہوا۔ بی ایس سی تک عصری تعلیم حاصل کرلی، گھر میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا ماحول پایا، ختم نبوت کے جلسوں، کانفرنسوں اور تقریبات میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ شرکت کرتا رہا، نماز روزہ کا پابند تھا، تقویٰ پرہیزگاری اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور رحم دلی کے جذبات رکھتا تھا، تبلیغی جماعت کے ساتھ ان کو لگاؤ تھا، جہادی اور ختم نبوت کی جماعت میں تو وہ شمع ختم نبوت کا پروانہ تھا۔

مئی ۲۰۰۸ء میں ان کو اپنڈکس کی تکلیف ہوئی، طب کی دنیا میں اپنڈکس کا آپریشن کوئی بڑا آپریشن شمار نہیں کیا جاتا مگر جب رب کی طرف سے بلاوا آجاتا ہے تو کوئی معمولی سی تکلیف بھی بہانہ بن جاتی ہے۔ ۱۵/مئی ۲۰۰۸ء کو ہسپتال میں زیر علاج ہی تھے کہ رب کریم کی طرف سے بلاوا آگیا، اچانک وقت نزع شروع ہوگیا، ایسی حالت میں نہ جانے کیا ذہن میں آیا کہ بلند آواز سے کہا کہ: ''مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی ہے، میں اس کا مقابلہ کروں گا'' اور کلمہ پڑھتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔ حالت نزع میں ایسے جملوں کی ادائیگی پر سب لوگ حیران تھے اور اسے ختم نبوت کے مسئلہ کے ساتھ محبت کی نشانی اور ختم نبوت کے ڈاکو مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ بغض وعداوت کا اظہار خیال کررہے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے ناظم اعلیٰ جناب حاجی تاج محمد فیروز نے بتایا کہ یہ نوجوان بہت لائق وفائق، فرمانبردار اور اپنے ہم عمروں میں ممتاز تھا، راقم الحروف کا جب کوئٹہ جانا ہوتا اور حاجی صاحب کی دکان کے قریب اپنے دوست حاجی زاہد رفیق صاحب سے ملنے جاتا تو محمد کامران دور سے دیکھتے ہی فوراً اپنی دکان کی سیٹ چھوڑ کر بلڈنگ کی سیڑھیوں میں پہنچ جاتا اور بغیر بوتل پلائے نہیں چھوڑتا تھا، یہ سب اس کے دل میں علماء کرام کی محبت و عقیدت اور اپنے والد گرامی کی تربیت کا اثر تھا۔

حاجی نعمت اللہ صاحب نے بتایا کہ اس کی وفات کے بعد ایک بوڑھی خاتون ہمارے گھر کا اتا پتا پوچھتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تو اس نے اپنی ماں بنایا ہوا تھا، حالانکہ ہماری اس خاتون سے کوئی شناسائی بھی نہیں تھی۔

محمد کامران کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مولانا قاری انوارالحق حقانی صاحب نے پڑھائی جس میں شہر بھر کے علماء کرام، طلبا، تاجر برادری اور دوسرے لوگوں نے شرکت کی اور کوئٹہ کے پشاوری قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، جوں جوں اس کے انتقال کی خبر حاجی نعمت اللہ کے دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کو ملتی گئی، سب اظہار تعزیت کے لئے آتے گئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے ایک وفد نے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ کی زیر قیادت حاجی صاحب کے مکان پر جاکر اظہار افسوس اور دعائے مغفرت کی۔

حاجی نعمت اللہ کے بے تکلف دوست حاجی صاحب کو ''حاجی کالے خان'' بھی کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے پرانے ساتھی مولانا ضیاءالدین آزاد کوئٹہ تشریف لے گئے، ہم نے ازراہ مزاح کہا کہ ہمارے ساتھی حاجی کالے خان کی دکان کے پاس حاجی نعمت اللہ صاحب سے بھی ملتے آئیں، اس کی دکان حاجی کالے خان کو معلوم ہوگی، چنانچہ مولانا آزاد صاحب حاجی صاحب سے ملنے کے بعد کہنے لگے کہ اب مجھے حاجی نعمت اللہ صاحب کی دکان کا پتا بتادیں تاکہ ان سے بھی ملاقات ہوجائے۔

حاجی صاحب نے جواباً کہا کہ وہ آپ کو صبح دفتر ختم نبوت میں ملیں گے، دوسرے روز دفتر میں ملاقات پر عقدہ کھلا کہ حاجی کالے خان ہی دراصل حاجی نعمت اللہ خان ہیں۔ حاجی صاحب اپنے جواں سال بیٹے کی جدائی پر بظاہر بڑے صابر و شاکر دکھائی دیتے ہیں، مگر یہ صدمہ تو فطری ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

بقیہ: قادیانیوں کی تعداد

سائٹ پر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جماعت احمدیہ میں نئے داخل ہونے والے افراد کی مبالغہ آمیز فرضی تعداد درج کر دینا دراصل حقائق سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے۔ اس کے لئے ثبوت درکار ہیں کہ کس ملک کے کس شہر، کس علاقہ کے کون سے لوگ کس بنا پر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں؟ آخر کروڑوں کی تعداد میں شامل ہونے والوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنا انٹرویو، حالات، تاثرات یا کوئی پیغام کیوں نہیں دیا؟ آخر کیوں؟ بقول جماعت احمدیہ ۲۰۰۱ء میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار ے سو اکیس نئے افراد ''احمدیت'' میں داخل ہوئے ہیں۔ اس سال تو جماعت احمدیہ کو پوری دنیا میں عظیم الشان جشن منانا چاہئے تھا اور مرزا غلام احمد صاحب کی پیشینگوئی تلاش کر کے اس اہم واقعہ پر چسپاں کرنی چاہئے تھی۔ مشاہدہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں اگر کوئی بھی نیا شخص داخل ہو جائے تو ان کے اخبارات و رسائل، ٹی وی چینل، اور ویب سائٹ وغیرہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، لیکن یہاں کروڑوں کی تعداد میں نئے داخل ہونے والوں کی کسی کو خبر ہی نہیں۔ مکمل سکوت اور خاموشی ہے۔ آخر کیوں؟

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو تقریباً روکا جا چکا ہے۔ احمدیہ عقائد کی اصل حقیقت واضح ہو جانے کے بعد جماعت احمدیہ کے سرکردہ عہدیداران اور عام احمدی اپنے اپنے اہل خانہ اور دوستوں سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ مکمل تفصیلات انٹرنیٹ پر سابق احمدی حضرات کی تیار کردہ مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں: www.ahmedi.org اس کے علاوہ درج ذیل ویب سائٹ بھی قابل توجہ ہے: www.endofprophethood.com

(بشکریہ ہفت روزہ ''ضرب مومن'' کراچی)

الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام
فضلائے درس نظامی کے لیے
خصوصی تربیتی کورس
(۱۵ رشوال المکرم تا ۲۵ ررجب المرجب)
زیر نگرانی:
مولانا ابو عمار زاہد الراشدی
مضامین
☆ تاریخ عالم اور تاریخ اسلام کا مطالعہ ☆ معاشیات، سیاسیات اور نفسیات کا تعارفی مطالعہ
☆ مطالعہ و تحقیق اور تصنیف کا جدید منہج ☆ معاصر ادیان و مذاہب، افکار و نظریات اور مغربی فلسفہ و ثقافت کا تعارف ☆ کمپیوٹر سائنس ☆ انگریزی و عربی بول چال
شرکا کو قیام و طعام اور تعلیم کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ دیگر اخراجات شرکا کے اپنے ذمہ ہوں گے۔ مطالعہ و تحقیق کا ذوق رکھنے والے فضلا داخلہ کے لیے سندوں کی نقول اور مکمل کوائف (نام، پتہ اور فون نمبر) کے ساتھ ۲۰ ررمضان المبارک تک درخواستیں ارسال کر سکتے ہیں۔ داخلہ بذریعہ انٹرویو ہوگا جس کی تاریخ سے درخواست دہندگان کو بعد میں آگاہ کیا جائے گا۔
مولانا زاہد الراشدی
حجۃ اللہ البالغہ کے منتخب ابواب، موطا امام مالک اور اسلامی احکام و قوانین کی تدریس کے علاوہ انسانی حقوق کے عالمی چارٹر و دیگر بین الاقوامی میثاق معاہدات پر خصوصی لیکچر دیں گے۔
برائے رابطہ:
پروفیسر محمد اکرم ورک (ناظم) 0345-6289627
حافظ محمد سلمان (معاون) 0302-6762366

خبروں پر ایک نظر!

تعلیمی اداروں میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ حکومت ملک بھر کے سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ کو شامل کرنے کا اعلان کرے، کیونکہ ملک کے مختلف علاقوں کے اسکولز اور کالجز میں حصول تعلیم کی آڑ لے کر مرزائی طلباء و طالبات سرعام اپنے غلیظ اور توہین آمیز عقائد کی تبلیغ و ترویج میں مصروف ہیں۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ۲۳ طلبا کے اخراج کا واقعہ ان کی شرارتوں پر شاہد عدل ہے اور نکالے گئے قادیانی طلبا کو بحال کرنے اور تحریک ختم نبوت کو زیر کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر خطرناک منصوبہ بندی ہوچکی ہے۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کا غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیز اخباری بیان بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، وہ یہاں جامع مسجد فاروقیہ ٹاؤن غازی آباد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کررہے تھے، اس موقع پر مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، حافظ ظہور احمد اور قرب جوار سے آئے ہوئے علماء کرام کثیر تعداد میں موجود تھے، انہوں نے کہا کہ پنجاب میڈیکل کالج کے مسلم طلبا اور ان کے والدین کو دھمکیوں سے خوفزدہ اور مرعوب کیا جارہا ہے، قادیانی گروہ اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والوں کو غیر قانونی طور پر تحفظ فراہم کیا جارہا ہے اور قادیانی طلباء کے خلاف تمام ثقہ ثبوتوں اور ٹھوس شواہد کو ردی کی ٹوکری کی نذر کرنے کی گھناؤنی سازشیں ہورہی ہیں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے اپنے خطاب میں عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام فروعی اختلافات کو بھلا کر تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے اپنے صفوں میں نظم و نسق اور اتحاد پیدا کریں اور معروضی حالات کے پیش نظر بھرپور انداز میں اپنا کردار ادا کریں۔ قبل ازیں مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے جماعت کے ذیلی دفتر واقع جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ میں مختصر قیام کیا۔ حافظ محمد اصغر عثمانی اور دیگر کارکنوں سے تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے جماعتی و تنظیمی امور کا بخوبی جائزہ لیا اور علاقائی سطح پر ختم نبوت کے محاذ کو مضبوط کرنے کے لئے کارکنوں کی رہنمائی فرمائی اور نوجوانوں میں دینی شعور اور بیداری پیدا کرنے پر زور دیا۔

قادیانیوں کی عبادت گاہ ہرگز تعمیر نہیں ہونے دی جائے گی: مولانا محمد نذر عثمانی

پلاٹ پر مشتعل نوجوانوں نے مذہبی جماعتوں کے جھنڈے لہرادیئے علاقہ میں سخت کشیدگی ہے، انتظامیہ اب تک مسئلہ کو حل نہیں کرسکی ہے

کوٹری (نمائندہ جنگ ٹائمز) ورکرز ویلفیئر بورڈ سندھ حکومت کی جانب سے مزدوروں کے نام پر الاٹ کئے گئے پلاٹوں پر قادیانیوں کی جانب سے نیو لیبر کالونی میں مبینہ عبادت گاہ بنائے جانے پر سینکڑوں مشتعل نوجوانوں نے بلہ بول دیا اور وہاں مذہبی جماعتوں کے جھنڈے لہرادیئے، اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ یہاں قادیانیوں کی ہرگز عبادت گاہ تعمیر نہیں ہونے دی جائے گی۔ قبل ازیں مدینہ مسجد نیو لیبر کالونی کوٹری میں ایک بھرپور اجتماع منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کنوینر مولانا محمد نذر عثمانی نے مشتعل افراد سے پرامن رہنے اور مسئلے کو باہمی مشاورت کے ذریعہ حل کرنے کی تلقین کی اور انہوں نے کہا کہ اسے قانونی طریقے سے حل کرایا جائے گا اور ہرگز قادیانیوں کی جانب سے عبادت گاہ نہیں بننے دی جائے گی اور پلاٹوں کی الاٹمنٹ کو ورکرز ویلفیئر بورڈ سے منسوخ کرایا جائے گا تاہم اس موقع پر مشتعل افراد نے اس بات سے عدم اتفاق کیا اور بعدازاں ایک احتجاجی جلوس، نکالا گیا جس میں تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد نذر عثمانی، نزمان خان، تعلقہ نائب ناظم کوٹری، سلیم طاہر، قاری آفتاب احمد کے علاوہ ہزاروں مشتعل افراد نے شرکت کرتے ہوئے متنازعہ جگہ پہنچ کر وہاں مذہبی جماعتوں کے جھنڈے لہرادیئے اور پرامن طور پر منتشر ہوگئے۔ اس موقع پر اطلاع ملنے پر پولیس کی بھاری نفری وہاں پہنچ گئی اور کشیدہ صورتحال کو کنٹرول کیا تاہم علاقے میں قادیانیوں کی جانب سے مبینہ عبادت گاہ کی تعمیر کے خلاف علاقے میں گزشتہ ایک ہفتہ سے سخت کشیدگی پائی جاتی ہے اور انتظامیہ اس متنازعہ پلاٹ کی منسوخی کے لئے ابھی تک کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کرسکی ہے۔

فرید ٹاؤن ساہیوال کی انتظامیہ نے بروقت کارروائی کر کے قادیانی کی دکان اور مکان سے قرآنی آیات ہٹادیں

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریری درخواست اور تحریک پر پولیس انتظامیہ نے ابرار قادیانی کے رہائشی مکان اور کاروباری دفتر سے قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر ہٹالئے اور اسے تنبیہ کی ہے کہ وہ غیر قانونی اور کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ سے باز رہے اور نوجوان مسلمانوں کو مرتد کرنے اور غیر قانونی اشاعتی سرگرمیاں بند کرے، جس سے علاقہ بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی جماعت ساہیوال کے مقامی صدر ابرار نے اپنے مکان اور بزنس آفس کے نمایاں مقامات پر قرآنی آیات ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ بسم اللہ الرحمن الرحیم، ماشاءاللہ اور یاحی یاقیوم جیسے اسلامی شعائر کو استعمال کیا، بزنس انویسٹمنٹ اور بیرون ملک ویزے کی لالچ میں مختلف علاقوں کے نوجوانوں کو مرتد بنایا ہوا تھا، جس کے خلاف مسلمانوں میں اشتعال واضطراب پایا جانا فطری امر تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رشیدیہ میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں زبردست احتجاج پر ابرار نے قرآنی آیات پر مشتمل بورڈ اتار کر توہین قرآن کا ارتکاب کیا، جو مسلمانوں میں مزید اشتعال اور ردعمل کا موجب بنا، اس جرم کے خلاف متعدد بار شہر بھر کی مساجد میں مذمتی قراردادوں کے ذریعے بھی صدائے احتجاج بلند کی گئی قبل اس کے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو، تصادم اور مخالفت کی لہر میں شدت آئے، حالات کو پُرامن رکھنے اور مسلمانوں میں پائے جانے والے غم وغصہ کو دور کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے متعدد بار حسین آباد کالونی میں آل پارٹیز احتجاجی اجلاسز اور کارنر میٹنگز کا انعقاد کر کے انتظامیہ اور خفیہ اداروں کو باور کرایا کہ ابرار قادیانی کی غیر قانونی تبلیغی شر انگیزیاں مسلمانوں میں اشتعال کا موجب بن رہی ہیں اور مسلم کمیونٹی پر برے اثرات مرتب ہورہے ہیں یاد رہے کہ ان احتجاجی پروگراموں کو تمام خفیہ ادارے باقاعدگی سے مانیٹر کرتے رہے، اسی اثنا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے طویل باہمی جماعتی مشاورت کے بعد مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کرتے ہوئے بطور مدعی مقدمہ کے، تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال میں درخواست جمع کرائی، درخواست گزار کی طرف سے موقف اختیار کیا گیا کہ ابرار قادیانی کے خلاف دفعہ ۲۹۵-بی، ۲۹۸-سی کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ درخواست کے ساتھ مقامی لوگوں کے حلفیہ بیانات بھی لف تھے۔ ڈی ایس پی سٹی اور ایس ایچ او تھانہ فرید ٹاؤن نے موقع دیکھنے کے بعد کارروائی کرتے ہوئے ابرار قادیانی کے گھر اور بزنس آفس کی نمایاں جگہوں پر سے قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر ہٹالئے جبکہ ابرار گرفتاری سے بچنے کے لئے روپوش ہوگیا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اس نے نقل مکانی کرلی ہے، پولیس کی بروقت کارروائی سے اور معاملے کو سنجیدگی سے لینے پر حسین آباد کے مسلمان مکینوں اور رضاکاران ختم نبوت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جس سے فی الوقت علاقہ بھر میں امن ہوگیا ہے اور علاقہ میں خوشگواری کی فضا قائم ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر اور جامعہ رشیدیہ کے پرنسپل مولانا کلام اللہ رشیدی، قاری عبدالجبار، قاری سعید، مولانا محمد قاسم رحمانی، جامعہ فریدیہ کے پیر محمد مظہر فرید، جمعیت اہلحدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری عبدالستار، قاری منظور احمد طاہر، جامعہ علوم شرعیہ کے ماسٹر عبدالفتاح، قاری محمد احمد رشیدی، مولانا اظہار الحق اور مولانا انعام اللہ شاہ بخاری سمیت تمام علماء کرام اور دینی کارکنان شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں، جنہوں نے حسین آباد کالونی کے امن کو برقرار رکھنے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر ترین کردار ادا کیا اور فرنٹ لائن پر رہتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مفید مشوروں سے نوازا۔

جشن صد سالہ منانے والا قادیانی مربی گرفتار

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی کی اطلاع پر جشن صد سالہ منانے والا قادیانی مربی گرفتار اور انتظامیہ نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے ۲۹۸-سی کے تحت ملزم مشتاق کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی و سیاسی اور سماجی حلقوں کو کہنا ہے کہ پولیس نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے شہر کے امن کو تباہ ہونے سے بچالیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چیچہ وطنی شہر کی مشرقی جانب واقع نواحی گاؤں چک ۱۲-ایل/۳۹ کے رہائشی اور قادیانی مربی مشتاق ولد عبدالکریم قوم آرائیں نے جمعۃ المبارک کے دن علماء کرام اور مسلمانوں کی مذہبی مصروفیات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جشن صد سالہ کی تقریبات منعقد کرنے کے سلسلہ میں جمعہ کے دن کا انتخاب کیا، چنانچہ عین جمعۃ المبارک کی نماز کے وقت قادیانیوں کو جمع کر کے جشن صد سالہ کی تقریبات شروع کردیں تو گاؤں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی عہدیداران اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی رفقاء کو پُرامن رہنے اور حالات کو پُرامن رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے فی الفور تھانہ صدر کی انتظامیہ سے رابطہ کیا، پولیس نے موقع پر پہنچ کر مشتاق مربی کو تبلیغ و تقریر کے ذریعے قادیانیت کی طرف مائل کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے موقع پر گرفتار کرلیا اور تھانہ صدر کے ایس ایچ او نے قانونی کارروائی کے تحت ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت ایف آئی آر درج کر کے جیل بھیج دیا ہے، مقدمہ درج کروانے میں مجلس احرار اسلام، جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے بنیادی کردار ادا کیا۔

قرآن وسنت کی قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں

گھارو...۲۸/ جولائی بعد نماز عشاء گھارو میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری نے کہا کہ مرزائیت اسلام کے متوازی دین بن کر سامنے آئی، مرزائیت اور قادیانیت کا اسلام اور اہل اسلام سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے باطل نظریات تو اسلام کی حسین عمارت کو زمین بوس کرنے کے مترادف ہے۔ قرآن وسنت کی قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ آپ حضرات کا یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی غرض سے نہیں ہے بلکہ ہم سب کے آنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے، حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ مرزائیوں نے حضور ﷺ کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر قرآن کا انکار کیا۔ احادیث طیبہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں، اس کا انکار کیا جو کہ صریح طور پر کفر ہے، تمام باطل طاقتیں قادیانیت کی بقا کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں، مگر یہ تمام کفریہ طاقتیں یاد رکھیں کہ دین اسلام اللہ کا آخری دین ہے اور یہ دنیا میں غالب ہونے کے لئے آیا ہے اور یہ اپنے غلبہ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے، جس کی زندہ جاوید مثال مغربی ممالک میں تیزی سے اسلام کا پھیلنا ہے، لہٰذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔

قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے پر سینکڑوں افراد کا مظاہرہ

اوکاڑا (نامہ نگار) پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔ لاش کو قبر سے نکال کر قادیانیوں کے سپرد کردی۔ تفصیلات کے مطابق اوکاڑا کے گاؤں چک ۵۵ ٹو ایل کا قادیانی زندیق غلام قادر کے انتقال پر اس کے بیٹوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کے پڑوس میں دفن کر دیا، واقعہ کی اطلاع ۵۵ ٹو ایل کے نمبردار چوہدری امان اللہ کو مل گئی اور یہ خبر آناً فاناً جنگل کی آگ کی طرح اوکاڑا شہر میں پھیل گئی غلامان رسول میں اضطراب شروع ہو گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑا کے مبلغ مولانا عبدالرزاق نے ملتان دفتر مرکزیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سے ہدایات لیں۔ کارکنان، علماء کرام، قرأ حضرات سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے، قادیانیت کے خلاف نعرہ بازی شروع کردی جس پر قادیانیوں نے انتظامیہ کی موجودگی میں اپنا بدبودار لاشہ نکال لیا دو دن کے وقفہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ ۱۳/ جولائی نماز مغرب کے بعد چوہدری امان اللہ صاحب کے ڈیرے پر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں ڈسٹرکٹ انتظامیہ کو خبردار کیا کہ قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے باز رہیں، آئندہ اگر ایسی حرکت کی ان کے مردے باہر نکال کر آگ لگا کر گندگی میں پھینک دیں گے۔ کانفرنس سے مولانا قاری الیاس، مولانا مفتی عبدالقیوم، مولانا افتخار احمد، مولانا اسلام ندیم، مولانا مفتی رشید احمد، مفتی غلام مصطفی، حاجی احسان الحق اور مولانا غلام محمود انور نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ مناظر اسلام مولانا محمد انور اوکاڑوی مدظلہ نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کر کے ثابت کیا کہ قادیانیت جھوٹا اور مکار مذہب ہے، قادیانیوں کو دعوت اسلام دی اور کارکنوں کو انتہائی کم وقت میں کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی، آخری خطاب جرنیل ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزائی ہمیں اشتعال مت دلائیں ورنہ گاؤں سے تمام مرزائیوں کو نکال کر برطانیہ بھیج دیں گے۔ سیاست پر تو سمجھوتہ کیا جاسکتا ہے، لیکن ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا، اوکاڑا کے مبلغ مولانا عبدالرزاق نے اپنے بیان میں کہا کہ گورنر پنجاب مرزائیت کی وکالت کرنا چھوڑ دیں، انہوں نے کہا کہ اوکاڑا شہر میں قادیانی کی دکان مسلم جنرل اسٹور کا نام فوراً تبدیل کیا جائے۔ نمبردار چوہدری امان اللہ نے پولیس اور کارکنوں کی بھرپور تواضع کی، پروگرام کی کارروائی میں حافظ محمود الحسن بھائی محمد آصف محمد عابد، قاری اسد اللہ بصیروی، قاری اسحٰق غازی، ڈاکٹر صفدر ندیم، چوہدری خالد محمود اور ان کے رفقاء مولانا محمد اسحاق بدر، قاری محمد ابراہیم کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے بھرپور حصہ لیا مدارس کے مہتمم حضرات اپنے طلبا کرام کے ہمراہ جبکہ اسکول اور کالج کے اسٹوڈنٹس جلوس کی شکل میں ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرہ لگاتے ہوئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

محافل حسن قرأت، حمد ونعت کا انعقاد

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام دو محافل حمد ونعت کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان کے نامور قرأ کرام اور ثناء خوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔ پہلا پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ محمود آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمۃ للعالمین میں ۲۶/ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ حفظ کے ممتاز استاد حضرت مولانا قاری عبدالملک کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد بارگاہ الٰہی میں ہدیۂ حمد پیش کرنے کی سعادت اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے معلم مولانا محمد اشفاق کو حاصل ہوئی جنہوں نے اپنے مخصوص اور خوبصورت انداز میں حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ پروگرام کے روح رواں قاری احسان اللہ فاروقی نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن کریم کی پرسوز لہجہ میں تلاوت کی اور سامعین کے قلوب کو نور ایمان سے منور کیا۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے بزرگ رہنما مولانا خان محمد ربانی نے قادیانیت کے متعلق عوام الناس کی فکر اور سوچ کو بیدار کیا، انہوں نے کہا کہ اس فتنوں کے دور میں اپنے اور اہل وعیال کے ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ایسی محافل کا انعقاد اور اس میں شرکت کی جائے تا کہ ہم اپنا ایمان صحیح سالم اللہ کے ہاں لے جاسکیں۔ بیان کے بعد قاری انعام الحسن نے تلاوت کی۔ پروگرام کے آخر میں قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری نے اپنی نہایت مسحور کن آواز میں تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے مجمع کو گرما دیا اور خوب داد وتحسین وصول کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مہمان قرأ حضرات، علماء کرام، طلباء اور مقامی کارکنان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر مختصر بیان بھی کیا۔ دوسرا پروگرام ۲۷/ جولائی بروز اتوار بعد نماز عشاء ماڈل کالونی جامع مسجد گلشن جامی میں منعقد ہوا، جس میں علاقہ بھر کے شمع نبوت کے پروانوں نے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت جوش و خروش اور ولولہ سے پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد یوسف کارکن مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی کالونی کی تلاوت سے ہوا، جنہوں نے معروف پانی پتی انداز میں تلاوت پیش کر کے مجمع کو خوب محظوظ کیا، استاذ القرأ حضرت مولانا قاری عبدالملک نے تشریف لا کر پروگرام کو رونق بخشی اور اپنے دلنشین انداز میں تلاوت کلام پاک فرمائی۔ اس کے بعد سید انوار الحسن شاہ بخاری نے تلاوت کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے بعد جامعہ اشرف المدارس کے نائب مفتی، مفتی محمد نعیم نے قرآن کریم کی عظمت اور سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ بیان کے بعد قاری انعام الحسن مائیک پر تشریف لائے اور تلاوت فرمائی۔ آپ کے بعد مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نے تلاوت سے پہلے فضائل قرآن کریم اور قرأت سبعہ کا تعارف کروایا اور قرآن کریم کو روایتوں میں پڑھنے کی تفصیل سامعین کے سامنے پیش کی اس کے بعد اپنے مخصوص انداز اور لب ولہجہ میں کلام اللہ کی تلاوت کی کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما مولانا محمد اعجاز نے عوام کا اور کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو نصیحت کی کہ اس جماعت اور اس کاز سے رابطہ رکھیں اس میں ہماری نجات اور فلاح دارین ہے۔ کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بھی اس موقع پر ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا اور عوام اور خواص کو ختم نبوت کے کام میں شرکت کی خصوصی دعوت دی۔ پروگرام کے اختتام پر مجلس کا لٹریچر کثیر تعداد میں فری تقسیم کیا گیا، حق تعالیٰ شانہ ان پروگراموں کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔

چیدہ چیدہ

☆.....ابوظہبی میں دنیا کی سب سے بڑی مسجد تعمیر ہو چکی ہے، اس مسجد کا نام مسجد الشیخ زاید بن سلطان ہے، یہ سنگ مرمر اور سبز نقوش سے مزین ہے، اس میں چالیس ہزار افراد کی گنجائش ہے اور اس میں دنیا کی بڑی تسبیح بھی پائی جاتی ہے۔ مسجد کے قبے کی اونچائی ۷۰ فٹ سے زائد ہے اور ۸۲ قبے میں چار اذان گاہ ہیں، سو میٹر بلند ہے، غیر مسلم بھی اتوار اور جمعرات کو دس اور ساڑھے گیارہ بجے کے بعد اس کی زیارت کر سکتے ہیں۔

☆.....فرانس کی وزارت داخلہ کی رپورٹ کے مطابق اندرون ملک اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور عیسائیت کے بعد اس کے ماننے والوں کی خاصی تعداد ہے۔ سالانہ تناسب تین ہزار چھ سو ہے۔ رپورٹ کے مطابق تقریب ۷۶ فیصد افراد نے کبھی بھی شراب کو اپنے منہ سے نہیں لگایا۔ آئندہ سالوں میں فریضہ حج ادا کرنے والے افراد کا مجموعی تناسب ۵۵ فیصد ہوگا۔

یکم شعبان تا 19 رمضان المبارک

بمقام دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

دورہ تفسیر قرآن

باسلوب امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی

موضوع سورۃ، دعاوی، دلائل، ہر سورۃ کا ماحصل، سورتوں کا باہمی ربط
احکام واستنباط، اعتبار وتاویل، سیاست، امامت وخلافت

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ
نہایت شرح وبسط سے پڑھائیں گے
انشاء اللہ

پیش آمدہ جدید فقہی مسائل ودیگر اہم مباحث کے ساتھ حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب کی اعجاز الصرف واعجاز النحو کا تکرار اور عربی قواعد کے تحت قرآنی الفاظ کے صیغے اور مشکل آیات کا نحوی ترکیبی حل۔ نیز علم میراث میں لنظم الفرائض (تلخیص رسالہ سراجیہ)

ضروری وضاحت
طالب علم درجہ رابعہ کی تعلیم حاصل کرچکا ہو، ہر ہفتہ کے خواندہ کا تحریری امتحان ہوگا۔
مدرسہ سے تعلیمی تصدیق نامہ اور قومی شناختی کارڈ ذاتی / والد سرپرست ہمراہ لائیں

اجمالی تعارف دارالعلوم مدنیہ لاہور

☆ دارالعلوم مدنیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ بمطابق 14 اکتوبر 1977ء بروز اتوار وقت کے مشاہیر علماء کرام ومشائخ عظام کے مبارک ہاتھوں رکھا گیا۔

☆ ابتدائی پانچ سال بانی مدرسہ حضرت مولانا محب النبی صاحب زید مجدہ تمام تدریسی وانتظامی ذمہ داریاں تنہا سرانجام دیتے رہے۔

☆ 1996ء 1417ھ کو شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر کا آغاز ہوا جو مسلسل جاری ہے۔

☆ دارالعلوم میں داخل طلباء کی تعداد تین سو سے متجاوز ہے۔

☆ دارالعلوم میں مقیم طلباء کو رہائش، طعام، لباس، علاج، درسی کتب، بستر وغیرہ تمام سہولیات مدرسہ کی طرف سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

☆ سالانہ اخراجات کا تخمینہ 60 لاکھ سے زائد ہے۔ تعمیراتی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ دارالقرآن والے احاطہ میں تعمیر جاری ہے۔

☆ تمام اخراجات اہل خیر کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ ہی مدرسہ کی طرف سے کوئی شخص اندرون شہر یا بیرون شہر متعین ہے اور نہ ہی مدرسہ کسی حکومتی ادارے، این جی اوز وغیرہ سے تعاون لیتا ہے۔ اہل خیر خود ہی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

منجانب: اراکین دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور فون: 042-7832305, 0321-4110310

پہنچنے کا راستہ: یادگار چوک سے مانگا والی ویگن، اسٹیشن سے ویگن نمبر 9 کوکا کولا موڑ، مغرب کی طرف گلی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

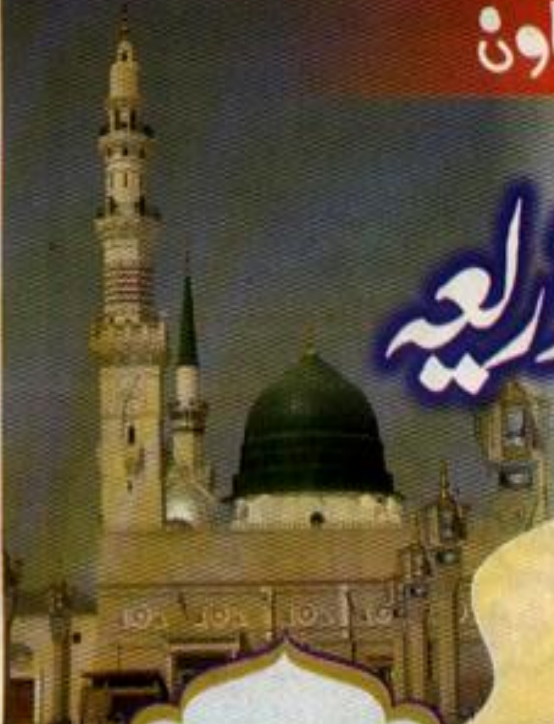

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات
عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ